مسلمان کون

تالیف جاوید اقبال سیالکوٹی

مسلمان کون ۱

تالیف

جاوید اقبال سیالکوٹی

اسلامیہ مکتبہ
MAKTABA ISLAMIA

مکتبہ اسلامیہ ®

فہرست

توحید

نماز

زکوٰۃ

حج

روزہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

﴿إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾

اسلام ایسا دین ہے جو فطرت کے عین موافق ہے جس کے چند اصول وضوابط ہیں جن کو اپنانے اور ان پر عمل کرنے سے ہی کوئی شخص اس دین کا حامل کہلانے کا مستحق ہوتا ہے اور وہ پانچ اصول ہیں اور انہیں پانچوں پر اسلام کی عمارت قائم ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ))

"اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرنا۔ (۴) حج کرنا۔ (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

جو شخص ان پانچوں اصولوں یا ان میں سے کسی ایک کا اعتقاداً یا عملاً انکار کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ توحید ورسالت کا منکر کافر ہے جس کے کفر میں ذرہ برابر شک نہیں اسی طرح باقی چاروں ارکان کے بارہ میں بھی اس حد تک اتفاق ہے کہ جو شخص ان میں سے کسی ایک کا اعتقاداً منکر ہے وہ بھی کافر ہے البتہ جو شخص ان چاروں ارکان میں سے کسی ایک کو عملی جامہ نہیں پہناتا آیا وہ کافر ہے یا کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے؟ مرجیۂ حضرات اس کے کفر کے قائل نہیں البتہ جمہور ائمہ کرام اس کے بھی کفر کے قائل ہیں بلاشبہ حق جمہور ائمہ کے ساتھ ہے۔ معروف تابعی محدث ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تَرْكُ الصَّلٰوةِ كُفْرٌ لَا يُخْتَلَفُ.

"نماز کا ترک ایسا کفر ہے جس میں اختلاف نہیں۔"

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَأْيُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ لَّدُنِ النَّبِيِّ إِلَى يَوْمِنَا هٰذَا أَنَّ تَارِكَ الصَّلَاةِ عَمْدًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا كَافِرٌ. [1]

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر ہمارے دور تک علما کی یہی رائے ہے کہ نماز کا بلا عذر عمداً تارک کافر ہے۔''

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کا اعلان کیا تھا اور فرمایا تھا:

وَاللّٰهِ! لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ. [2]

''میں ضرور ہر اس شخص سے قتال کروں گا جو نماز اور زکوۃ میں تفریق کرتا ہے۔''

یہ قطعاً ثابت نہیں کہ ان لوگوں نے اعتقاداً زکوٰۃ کا انکار کیا تھا بلکہ وہ لوگ عملاً زکوٰۃ کے منکر ہوئے تھے جس کی دلیل یہ ہے کہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے اگر وہ زکوٰۃ کے اعتقادی طور پر قائل نہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بھی زکوٰۃ ادا نہ کرتے۔ پھر تمام صحابہ کرام نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے موقف سے اتفاق فرمایا اور مانعین زکوٰۃ کو مرتد سمجھ کر ان کے خلاف تلوار اٹھائی۔

کتاب ''**مسلمان کون؟**'' مولانا جاوید اقبال سیالکوٹی کی تصنیف لطیف ہے جس میں انہوں نے کتاب وسنت کے صریح نصوص ودلائل، صحابہ کرام کے اقوال، ائمہ تابعین عظام اور ان کے بعد سے لے کر دور حاضر کے ائمہ کرام وعلمائے کبار سے ثابت کیا ہے کہ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے کسی ایک رکن کا تارک خواہ وہ اعتقادی تارک ہے یا عملی ہر دو صورتوں میں دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مسلمان آج جس اکثریت کے ساتھ عملی کوتاہی کا شکار ہیں اور ارکان اسلام کے بارہ میں جس سستی کا مظاہرہ کر رہے ہیں ان کے لیے یہ کتاب یقیناً منارہ نور ثابت ہوگی۔ ہر وہ شخص جو تعصب اور عناد سے ہٹ کر بصیرت کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کرے گا وہ یقیناً ارکان خمسہ کی اہمیت اور فرضیت سے واقف ہو کر کما حقہ ان پر عمل کرے گا۔ اللہ

[1] كتاب الصلوة لابن قيم ص:٣٢۔ [2] بخاری، ص:١٨٨، ج:١۔

تعالیٰ مؤلف کی کاوش کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو حق کی طرف راہنمائی کرنے والی بنائے۔

انہ قریب مجیب

کتبہ

ابوانس محمد یحییٰ گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ

مدیر جامعہ تعلیم القرآن والحدیث ساہووالہ۔ سیالکوٹ
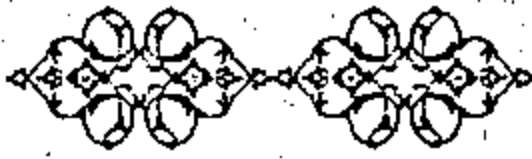
بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

از عبد السلام بھٹوی حفظہ اللہ

اللہ تعالیٰ جو حکم بھی دے اس کا ماننا فرض ہے اور نبی کریم ﷺ جو بھی حکم دیں اس کا ماننا فرض ہے۔ جس چیز سے منع کر دیں اس سے رکنا فرض ہے۔ اگر کسی شخص سے اللہ کے حکم پر عمل نہیں ہو سکا یا کسی چیز سے اللہ نے منع کیا تھا اس سے غلطی ہو گئی اس نے اس کام کا ارتکاب کر لیا لیکن مانتا ہے کہ اللہ کا حکم میں مانوں گا۔ میں اس کا منکر نہیں ہوں۔ لیکن شامت نفس سے، اپنی کوتاہی سے غلطی ہو گئی تو ٹھیک ہے۔ یہ گناہگار بندہ ہے لیکن اگر اللہ کا کوئی ایک حکم چھوٹے سے چھوٹا حکم اور نبی کریم ﷺ کا ایک حکم چھوٹے سے چھوٹا حکم وہ کہہ دے کہ میں نہیں مانتا۔ یا نبی کریم ﷺ کسی چیز کے متعلق منع کر دیں یہ کہہ دے میں نہیں مانتا تو جو یہ کہہ دے میں نہیں مانتا تو اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ کیا فرق ہے؟ ایک مانتا ہے تسلیم کرتا ہے تسلیم کرنے کے بعد اپنی غلطی مانتا ہے غلطی مان کر اس سے گناہ ہو جاتا ہے ایک حکم تھا عمل نہیں ہو سکا۔ ایک چیز سے منع کیا تھا نہیں منع ہو سکا حرص غالب آ گئی ہوس غالب آ گئی شہوت غالب آ گئی۔ غصے نے انسان کو بے عقل کر دیا۔ غلطی ہو گئی یہ شخص گناہگار ہے۔ چوری کر لی ہے لیکن کہتا ہے کہ میں گناہگار ہوں۔ میری غلطی ہے۔ یہ گناہگار ہے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں بعض مسلمانوں نے چوری کی۔ ان کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ لیکن انہیں مسلمان سمجھا گیا۔ زنا بھی ہوا۔ بعض صحابہ سے زنا ہو گیا بدکاری ہو گئی اس کی سزا انہیں مل گئی۔ لیکن ان کا جنازہ نبی کریم ﷺ نے پڑھایا کیونکہ وہ مسلمان تھے۔ تو شرط اس میں بس ایک ہے کہ وہ جس کا انکار کر رہا ہو وہ ایسی چیز ہو کہ سب کو پتہ ہے کہ اسلام ہے اللہ کا حکم ہے پھر کہتا ہے میں نہیں مانتا۔ بعض اوقات اس وجہ سے بھی بندہ کہتا ہے کہ میں نہیں مانتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ اللہ کا حکم ہے ہی نہیں۔ نبی کا فرمان ہے ہی نہیں وہ کہتا ہے کہ جاؤ میں نہیں مانتا۔ وہ اللہ کے حکم کو نہیں ٹھکرا رہا۔ وہ نبی کے حکم کو نہیں ٹھکرا رہا۔ بلکہ وہ جس چیز کو ٹھکرا رہا ہے

وہ سمجھتا ہے کہ یہ بات ہی غلط ہے۔ اللہ کی بات نہیں اللہ کے نبی ﷺ کی بات نہیں۔ تو ہم اس کو کافر نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اس نے اللہ کی بات نہیں ٹھکرائی۔ اللہ کے نبی ﷺ کی بات نہیں ٹھکرائی۔ لیکن ایک بات کو ساری دنیا جانتی ہے مثلاً: سود حرام ہے ہر بندے کو پتہ ہے اب ایک شخص سود لیتا ہے یا دیتا ہے۔ اور کہتا ہے میری غلطی ہے مجھے اللہ نے توفیق دی تو میں اسے چھوڑ دوں گا۔ یہ مسلمان ہے لیکن گناہگار مسلمان ہے۔ لیکن ایک کہتا ہے میں نہیں مانتا کہ سود حرام ہے۔ یہ خواہ مخواہ مولویوں نے باتیں بنائی ہوئی ہیں کوئی حرام نہیں ہے یہ پکا بے ایمان ہے۔ اسلام سے خارج ہے کیونکہ سود کا حرام ہونا ہر مسلمان کو بلکہ غیر مسلموں کو بھی معلوم ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔

خلاصہ : یہ نکلا کہ کوئی بھی بات چھوٹی سے چھوٹی کیوں نہ ہو جو سب کو پتہ ہے اللہ کا حکم ہے یا اللہ کے نبی ﷺ کا حکم ہے۔ اگر اس کا انکار کر دے تو بے ایمان ہے۔ کافر ہے اسلام سے خارج ہے۔ لیکن شامت نفس سے حرص کے غالب ہونے سے اپنے گناہوں کی شامت سے کوئی غلطی اس سے ہو جائے تو ہم کہیں گے کہ گناہگار ہے لیکن مسلمان ہے۔

لیکن کچھ چیزیں اسلام کی بنیاد ہیں جن کے اوپر اسلام کی عمارت قائم ہے وہ ہیں تو اسلام ہے وہ نہیں تو اسلام نہیں ہے میرے بھائیو! وہ پانچ چیزیں ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ))

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا، اور اگر مال نصاب کو پہنچ گیا ہے تو اس میں سے زکوٰۃ ادا کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ میں جانے کی طاقت ہے، راستہ طے کرنے کا کرایہ موجود ہے، پاس خرچہ موجود ہے تو اللہ کے گھر کا زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے۔ اب ان پانچ فرضوں اور دوسرے فرضوں میں کیا فرق ہے ان پر بنیاد ہے۔ ایک پانچ بنیادیں اور ایک خوبصورتی کی چیزیں۔ اب دیکھیں یہ پنکھا ہے یہ لکڑی لگی ہوئی

ہے یہ دروازے ہیں یہ ٹیوب لگی ہوئی ہے۔ یہ سب کچھ اس کو مکمل کرنے والی چیزیں ہیں۔ مضبوط کرنے والی، خوبصورت کرنے والی کچھ ہیں ہی بنیادیں۔ اب یہ ستون نکال دیئے جائیں تو کیا یہ چھت باقی رہ سکتی ہے۔ کبھی باقی نہیں رہ سکتی۔ تو یہ فرق ہے کہ ان پانچ چیزوں میں سے کوئی چیز اگر نہ ہوگی تو عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ یہ نہیں جو عام علما بیان کرتے ہیں کہ نماز نہ بھی پڑھیں ویسے کہے میں منکر نہیں ہوں میں نماز پڑھوں گا۔ نماز نہ بھی پڑھیں تو مسلمان ہے۔ پھر ان پانچوں چیزوں کا اور اللہ کے دوسرے احکام کا فرق کیا ہوا۔ ان کے بنیاد ہونے کا مقصد کیا ہوا؟

کوئی ہمیں سمجھا دے یعنی اگر اللہ کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا حکم کوئی بھی ہو انکار تو اس سے بھی کر دے تو اسلام سے خارج ہے تو پھر اگر نماز کا بھی یہ ہی حکم ہے کہ وہ کہے کہ میں نہیں مانتا پھر اسلام سے نکلتا ہے تو پھر نماز، روزے، زکوٰۃ، حج اور توحید و رسالت اور دوسری چیزوں کا فرق کیا باقی رہ جاتا ہے ایک دوسرے طریقے سے اسے سمجھو، نبی کریم ﷺ کے زمانے میں جتنے گناہ ہیں تقریباً اگر تاریخ کو پڑھیں، سیرت کو پڑھیں تو آپ کو مل جائیں گے کہ کبیرہ گناہ بھی مسلمان سے سرزد ہوئے۔ یعنی قتل بھی زنا بھی چوری بھی اور جھوٹ بھی بعض اوقات کوئی بول لیتا تھا غلطیاں ہوتی تھیں لیکن انہیں اسلامی برادری سے خارج نہیں سمجھا جاتا تھا۔ آپ کو ہر گناہ کا کوئی نہ کوئی نمونہ مل جائے گا لیکن میں یہ چیلنج سے کہتا ہوں جو عالم کہتے ہیں کہ نماز نہ بھی پڑھے تو مسلمان ہے۔ روزہ جان بوجھ کے تندرستی کی حالت میں بغیر سفر کے نہ رکھے تو مسلمان ہے۔ میں اس کو کہتا ہوں کہ جاؤ سارا قرآن پڑھ جاؤ ساری حدیث پڑھ جاؤ پوری سیرت رسول پڑھ جاؤ۔ صحابہ کرام کے حالات پڑھ جاؤ۔ مجھے ایک واقعہ بیان کردو کہ کسی نے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں جان بوجھ کر نماز چھوڑی ہو اور پھر اس کو مسلمان سمجھا گیا ہو۔ یا کسی نے جان بوجھ کر روزہ چھوڑ دیا ہو۔ تندرست ہو کر روزہ نہ رکھا ہو ایک مثال بیان کر دو۔ یا زکوٰۃ ادا نہ کی ہو اور مسلمانوں نے اسے مسلمان سمجھا ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار نہیں کیا انہوں نے کہا زکوٰۃ فرض ہے ٹھیک ہے مگر ہم آپ کو نہیں دیں گے بخاری کی حدیث ہے انہوں نے فرمایا کہ جو

نماز اور زکوۃ کے درمیان فرق کرے گا میں اس سے جہاد کروں گا۔ جس طرح نماز دین کی علامت ہے مسلمان ہونے کی شرط ہے اسی طرح زکوۃ بھی مسلمان ہونے کی شرط ہے اگر یہ نہیں ہے تو مسلمان نہیں ہے۔ پھر دیکھو ایک اور فرق جناب علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں صحابی تھے اور دونوں نبی کریم ﷺ کے عزیز تھے رشتے دار تھے ان کی آپس میں جنگیں ہو گئیں۔ جنگ صفین ہوئی۔ طلحہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم ایک طرف تھے، علی رضی اللہ عنہ ایک طرف تھے۔ جنگ جمل ہوئی کافی مسلمان اس میں بھی قتل ہوئے لیکن اس قتل ہونے کے بعد جب جنازے پڑھے جاتے تو دونوں اکٹھے ہی جنازے پڑھتے تھے کافر نہیں سمجھتے تھے۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جو مخالفین لڑ رہے تھے لڑنے کے باوجود ان کو کافر نہیں سمجھا۔ ان کو مسلمان قرار دیا ہے ان کے جنازے پڑھے ہیں۔ بلکہ انکی عورتوں اور بچوں کی حفاظت فرمائی ہے یہ نہیں کہ ان کو لونڈی غلام بنالیں۔ باوجود لڑائی کے ان کی عورتوں کی حفاظت کی۔ انکے مال کو مال غنیمت نہیں بنایا۔ جبکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی جنہوں نے زکوۃ دینے سے انکار کیا ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنایا اور ان کے بچوں کو غلام بنایا ان کے مال کو غنیمت بنایا کیونکہ زکوۃ ایسی چیز ہے اس کے لیے صرف یہ کافی نہیں کہ میں دوں گا منہ سے کہہ دے پھر بے شک نہ بھی دے نہیں وہ دینا پڑھے گی اسی طرح نماز کے لیے یہ کافی نہیں کہ میں پڑھوں گا بلکہ اگر مسلمان رہنا چاہتا ہے تو پڑھنا پڑھے گی اسی طرح روزہ اگر کوئی مسلمان رہنا چاہتا ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں رہنا چاہتا ہے تو اس کو روزہ رکھنا پڑھے گا۔ اگر مسلم نہیں رہنا چاہتا تو نہ رکھے۔ لیکن اگر امت مسلمہ میں رہنا چاہتا ہے اور قیامت کے دن جنت میں جانا چاہتا ہے تو اس کو توحید پر قائم رہنا ہوگا۔ غیر اللہ کو پکارنے کی اجازت نہیں ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کو نبی ماننا ہوگا ان کی ہر بات تسلیم کرنے کا اقرار کرنا ہوگا۔ اور رات دن میں پانچ نمازیں اور اپنے مال میں سے اللہ کا حق اس کی زکوۃ اور ماہ رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا زندگی میں ایک دفعہ حج یہ پانچ ارکان ہیں تو اسلام کی عمارت قائم ہے یہ پانچ ارکان نہیں تو اسلام کی عمارت موجود نہیں۔

موخوذ از خطبہ جمعۃ المبارک

موضوع: تقویٰ و رمضان
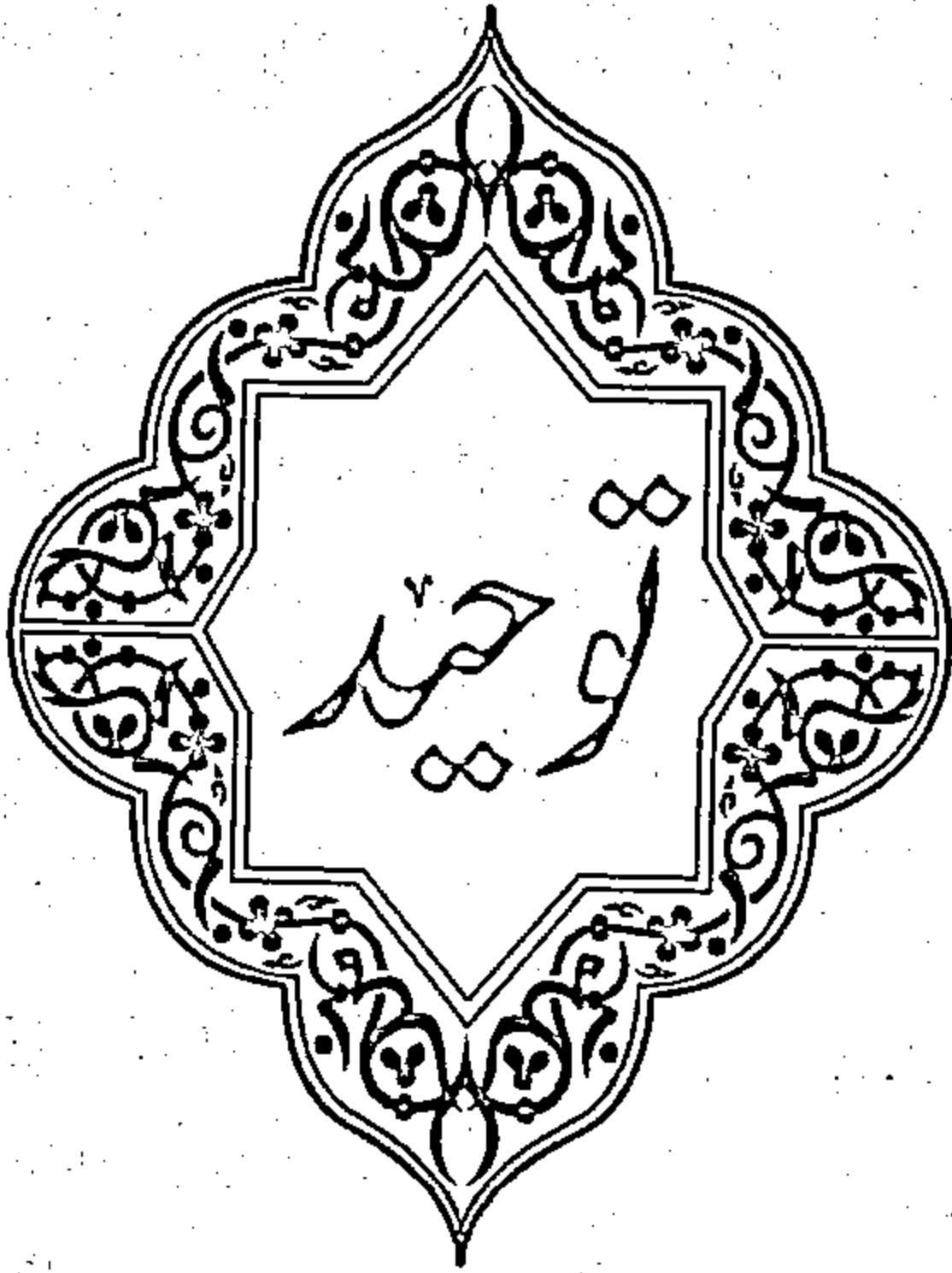
توحید

توحید

اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات اور اس کے حقوق میں یکتا ماننا، نہ اس کی ذات میں کسی کو شریک کیا جائے نہ اس کی صفات میں اور نہ اس کے حقوق میں کسی کو شریک کیا جائے۔

توحید تمام اعمال صالحہ کی اصل ہے اگر توحید نہیں تو اعمال صالحہ بیکار ہیں توحید نہیں تو ایمان نہیں۔

شرک کی تعریف

اللہ تعالیٰ اپنی ذات، اسما اور صفات میں اکیلا اور بے مثل ہے کسی اور کو اسکی ذات، اسما اور صفات میں نیز اس کی عبادت، اطاعت اور تدبیر میں شریک کرنا شرک ہے۔

شرک کی اقسام

شرک فی الذات

اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لحاظ سے بالکل یکتا ہے نہ اس کا کوئی باپ ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ بیوی ہے نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

خود اللہ کریم فرماتے ہیں:

﴿لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝﴾ [1]

”اللہ تعالیٰ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔“

﴿وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ﴾ [2]

”یہ لوگ اللہ کی بیٹیاں بناتے ہیں حالانکہ اللہ اس چیز سے بالکل پاک ہے۔“

﴿وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝﴾ [3]

---

[1] ۱۱۲/ اخلاص:٤، ٥۔ [2] ١٦/ النحل:٥٧۔ [3] ٧٢/ الجن:٣۔

"بے شک ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے اس کی نہ بیوی ہے اور نہ اولاد۔"

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَٰلِكَ وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَٰلِكَ......)) الی اخرہ . [1]

"ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ابن آدم نے مجھے جھٹلایا ہے اور یہ اس کے لیے مناسب نہ تھا ابن آدم نے مجھے گالی دی اور یہ اس کے لیے مناسب نہ تھا رہا اس کا مجھے جھٹلانا تو وہ اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ مجھے ہرگز دوبارہ پیدا نہیں کرے گا جیسا کہ اس نے مجھے پہلی بار پیدا کیا حالانکہ پہلے پیدا کرنا دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ آسان نہیں ہے اور اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ اس نے کہا کہ اللہ کی اولاد ہے حالانکہ میں اکیلا ہوں بے نیاز ہوں نہ میری اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ ہی میرا کوئی ہمسر ہے۔"

فائدہ: کسی نبی یا ولی یا کسی اور کو اللہ کا بیٹا یا بیٹی سمجھنا یا اللہ کی ذات کا جزو سمجھنا یا اللہ کے نور سے نور سمجھنا شرک فی الذات ہے۔

شرک فی العبادۃ

عبادت کی تمام اقسام صرف اللہ ہی کے لیے خاص ہیں مثلاً: سجدہ، رکوع، ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، مدد مانگنا دعا مانگنا، نذرونیاز اور قربانی اسی کے نام پر دینا، اطاعت صرف اسی کی کرنا وغیرہ۔ یہ تمام کام کسی اور کے لیے کرنا شرک فی العبادۃ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [2]

"میں نے جن وانس کو (کسی اور مقصد کے لیے) پیدا نہیں کیا سوائے اس کے کہ وہ میری عبادت کریں۔"

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب ﴿قل هو الله احد﴾ الرقم (٤٩٧٤)

[2] ٥١/ الذاریات:٥٦۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔

نوٹ: جس روایت میں آتا ہے کہ اے نبی! اگر آپ نہ ہوتے تو میں کائنات کو، ارض وسماء کو پیدا نہ کرتا یہ روایت بے اصل بے سند ہے۔ فتفکر و تدبر ولا تکن من المتعصبین .

لہٰذا سب کو صرف اللہ ہی کی عبادت کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے بندو اس طرح کہا کرو: ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ ﴾ "ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ ﴾ [1]

"اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ عبادت کا مستحق صرف وہ ہے جو خالق ہو جو خالق نہیں وہ عبادت کا مستحق نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّآ إِيَّاهُ ﴾ [2]

"تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ عبادت کسی کی نہ کرو سوائے اس کے۔"

رکوع اور سجدہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے مخصوص ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱرْكَعُوا۟ وَٱسْجُدُوا۟ وَٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمْ ﴾ [3]

"اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو۔"

﴿ لَا تَسْجُدُوا۟ لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَٱسْجُدُوا۟ لِلَّهِ ٱلَّذِى خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴾ [4]

"نہ سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو سجدہ کرو اور سجدہ اللہ کو کرو جس نے ان کو پیدا کیا اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ سجدہ اس ذات کے لیے مخصوص ہے جس کی

---

[1] ۲/ البقرة:۲۱۔ [2] ۱۷/ بنی اسرائیل:۲۳۔
[3] ۲۲/ الحج:۷۷۔ [4] ۴۱/ السجدة:۳۷۔

عبادت کی جائے اور یہ کہ سجدہ اس ہستی کے لیے مخصوص ہے جو خالق ہے، جو خالق نہیں اس کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ اَنْ يَّسْجُدَ لِبَشَرٍ)) [1]

''کسی آدمی کے لیے یہ جائز نہیں کہ کسی دوسرے آدمی کو سجدہ کرے۔''

قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حیرہ شہر میں آیا تو وہاں کے لوگوں کو اپنے حاکم کے آگے سجدہ کرتے دیکھا میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ ان حاکموں کے مقابلے میں سجدہ کے زیادہ حق دار ہیں چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے حیرہ کے لوگوں کو اپنے حاکم کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے حالانکہ آپ سجدہ کے زیادہ حقدار ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اچھا بتاؤ اگر تمہارا گزر میری قبر پر ہو تو کیا تم میری قبر پر سجدہ کرو گے؟'' میں نے عرض کیا: نہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پھر اب بھی مجھے سجدہ نہ کرو۔ اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس حق کے بدلے میں جو اللہ تعالیٰ نے مردوں کا ان پر مقرر کیا ہے۔'' [2]

نوٹ: کسی کو سجدہ کرنا تو دور کی بات ہے سلام لیتے وقت جھکنے سے بھی رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ [3]

مدد صرف اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے

﴿وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴾ [4]

''اللہ کے علاوہ نہ تمہارا کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار۔''

جب نمازی اپنی نماز شروع کرتا ہے تو اللہ سے وعدہ کرتا ہے ﴿اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾

''اے اللہ ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔''

---

[1] صحیح لغیرہ، مسند احمد، الرقم:۱۲۶۳۵۔ [2] (حسن) ابوداود، کتاب النکاح، باب فی حق الزوج علی المرأۃ، الرقم:۲۱۴۰۔ [3] (حسن لغیرہ) ترمذی، کتاب الاستیذان، باب ماجاء فی المصافحۃ، الرقم:۲۷۲۸؛ ابن ماجۃ کتاب الادب، باب المصافحۃ، الرقم:۳۷۰۲؛ مسند احمد، ج۳، ص:۱۹۸۔ [4] الشوریٰ:۳۱۔

پکار کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے

﴿وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾ ❶

''دین کو خالص اللہ کے لیے کرتے ہوئے صرف اسی کو پکارو۔''

﴿وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ﴾ ❷

''اللہ کے علاوہ کسی کو نہ پکارنا جو نہ تمھیں فائدہ پہنچا سکے اور نہ ہی تمھیں نقصان پہنچا سکے۔''

﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ﴾ ❸

''اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارتا ہے۔''

نذر و نیاز صرف اللہ کے لیے

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ﴾ ❹

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر مردار کے خون کو خنزیر کے گوشت کو اور غیر اللہ کی نذر و نیاز کو حرام کر دیا ہے۔''

قربانی صرف اللہ کے نام کی دینی چاہیے

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ❺

''(اے رسول) کہہ دیجیے کہ بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ)) ❻

''اللہ نے لعنت فرمائی ہے اس شخص پر جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے۔''

---

❶ ٧/ الاعراف:٢٩۔ ❷ ١٠/ یونس:١٠٦۔ ❸ ٤٦/ الاحقاف:٥۔
❹ ٢/ البقرہ:١٧٣۔ ❺ ٦/ الانعام:١٦٢۔ ❻ مسلم، کتاب الاضاحی، باب تحریم الذبح لغیر اللہ و لعن فاعلہ، الرقم:٥١٢٦۔

اطاعت صرف اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا﴾ [1]

''تمہارا الہ صرف ایک ہے لہٰذا اسی کی اطاعت کیا کرو۔''

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری گردن میں سونے کی صلیب تھی آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عدی! اس بت (صلیب) کو اتار پھینکو'' میں نے اس وقت آپ کو سورۂ براءت کی یہ آیت پڑھتے سنا: ''انہوں نے یعنی اہل کتاب نے اپنے علما اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا'' تب آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ ''وہ (اہل کتاب) اپنے علما اور درویشوں کی (ظاہری) عبادت نہ کرتے تھے لیکن جب علما کسی چیز کو حلال کہتے تو وہ بھی اسے حلال جان لیتے اور جب علما کسی چیز کو حرام ٹھہراتے تو وہ بھی اسے حرام جان لیتے۔ (اور یہی مطلب ہے علما کو اللہ تعالیٰ کے سوا رب بنانے کا)۔'' [2]

فائدہ: اس آیت اور حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کی بات کو چھوڑ کر اپنے عالم، امام کی بات کو ماننا ان کو اللہ کے سوا رب بنانا ہے۔

شرک فی الصفات

اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا شرک فی الصفات ہے صفات کی مختلف قسمیں ہیں۔

عالم الغیب صرف اللہ ہے

﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ﴾ [3]

---

[1] ۲۲/ الحج: ۳۴۔ [2] (فی اسنادہ غطیف وھو ضعیف ومعنی الحدیث صحیح ان شاء اللّٰہ) ترمذی، ابواب التفسیر، سورۃ التوبۃ، الرقم: ۳۰۹۵۔ [3] ۲۷/ النمل: ۶۵۔

"(اے رسول) کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی ایسا نہیں جو غیب جانتا ہو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور انہیں تو یہ بھی علم نہیں کہ وہ کب اٹھائیں جائیں گے۔"

﴿قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ﴾ ❶

"(اے رسول) کہہ دیجیے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔"

﴿وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ﴾ ❷

"اور اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں نہیں جانتا ان کو مگر وہی۔"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((وَاللّٰهِ! لَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ)) ❸

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ کیا معاملہ ہوگا مجھ سے اور تم سے۔"

خلاصہ: اللہ کے علاوہ کوئی اور غیب نہیں جانتا ہاں اللہ جو چاہے اپنے رسول ﷺ کو بات بتا دے اور جو چاہے نہ بتائے یہ اللہ کی مرضی ہے کسی اور کو عالم الغیب سمجھنا یہ شرک ہے کیونکہ یہ اللہ کی صفت ہے۔

اسی طرح جو لوگ نجومیوں اور کاہنوں سے پوچھتے ہیں کہ مجھے تعویذ یا جادو کس نے کیا پھر ان کی بات کی تصدیق کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایسے لوگوں کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔" ❹

حاضر و ناظر کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے اور اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے کوئی چیز اس کے علم سے

---

❶ ٦/ الانعام:٥٠۔ ❷ ٦/ الانعام:٥٩۔ ❸ صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب العین الجاریة فی المنام، الرقم:٧٠١٨ و کتاب الجنائز، باب الدخول علی المیت بعد الموت، ١٢٤٣۔ ❹ مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکهانة واتیان الکهان، الرقم:٥٨٢١۔

باہر نہیں ہے۔

﴿وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا﴾ [1]

''ہمارا رب ہر چیز پر علم کے لحاظ سے وسیع ہے۔''

فائدہ: اللہ تعالیٰ بھی ہر جگہ ذات کے اعتبار سے موجود نہیں (علم کے اعتبار سے ہے) رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں ایسا عقیدہ (ہر جگہ موجود ہونا ذاتاً اور علماً) تو صریحاً غلط اور قرآن وحدیث کے خلاف ہے بلکہ یہ شرک فی الصفات ہے۔

نفع اور نقصان کا مالک صرف اللہ ہے

﴿قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ﴾ [2]

''(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں اپنے نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے۔''

﴿قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا﴾ [3]

''(اے رسول) کہہ دیجئے کہ میں تمہارے نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتا۔''

﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ﴾ [4]

''اللہ کے علاوہ کسی کو نہ پکارو جو نہ تمہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر سارے لوگ تجھے نفع پہنچانے کے لیے اکٹھے ہو جائیں تو کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور اگر سارے لوگ نقصان پہنچانا چاہیں تو تجھے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے۔'' (ترمذی)

خلاصہ: نفع اور نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے کسی اور کو نفع اور نقصان کا مالک سمجھنا شرک ہے۔

---

[1] ۷/ الأعراف:۸۹۔ [2] ۱۰/ یونس:۴۹۔

[3] الجن:۲۱۔ [4] ۱۰/ یونس:۱۰۶۔

مشکل کشا صرف اللہ ہی ہے

﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ﴾ [1]

''اگر اللہ تمہیں کسی تکلیف میں مبتلا کر دے تو اس تکلیف کو دور کرنے والا کوئی نہیں سوائے اللہ کے۔''

معلوم ہوا کہ مشکل کشا اور مصیبت دور کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے کسی اور کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھنا یہ شرک ہے۔

تمام کام صرف اللہ کی مشیئت سے ہی ہوتے ہیں کسی دوسرے کی مشیئت سے نہیں

﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ﴾ [2]

''تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر جو اللہ چاہے۔''

﴿وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَاْیءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ﴾ [3]

''(اے رسول) کسی کام کے متعلق یہ ہرگز نہ کہہ کہ میں یہ کام کل کرنے والا ہوں مگر یہ کہ اللہ چاہے۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا: جو اللہ چاہے گا اور جو آپ چاہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(ایسا نہ کہو) بلکہ یوں کہو جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔'' [4]

خلاصہ: معلوم ہوا چاہت صرف ایک اللہ کی ہے۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو اللہ اور رسول چاہیں۔ وہ سوچ لیں یہ سراسر شرک ہے۔ جس طرح کہ مذکورہ حدیث میں ذکر ہے۔

---

[1] ١٠/ یونس:١٠٧۔ [2] الدھر:٣٠۔

[3] ١٨/ الکھف:٢٣، ٢٤۔

[4] رواہ البخاری، فی الأدب المفرد سندہ صحیح سلسلة الاحادیث الصحیحة:١۔٣٩۔

اولاد دینے یا نہ دینے کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ﴾ [1]

"آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔"

خلاصہ: اولاد دینے کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے اولاد دے یا نہ دے یہ اس کی مرضی ہے کسی کو بیٹیاں ہی دے اور کسی کو بیٹے ہی دے یہ اسی کے اختیار میں ہے اس لیے اولاد صرف اللہ ہی سے مانگنی چاہیے جس اللہ سے انبیا نے اولاد مانگی کسی اور سے اولاد مانگنا شرک ہے۔

مختار کل صرف اللہ ہی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ [2]

"تیرا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند و اختیار فرماتا ہے (جسے چاہے) ان کو تو کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شرک سے جو یہ کرتے ہیں پاک اور بلند ہے۔"

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾ [3]

"اے نبی ﷺ آپ کے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔"

خلاصہ: اللہ کے سوا کسی اور کو مختار کل سمجھنا شرک ہے۔

شرک تمام نیک اعمال کو برباد کر دیتا ہے

﴿لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ [4]

---

[1] الشوریٰ/49۔ [2] القصص/68۔ [3] آل عمران/128۔ [4] الزمر/65۔

"(اے نبی) اگر آپ نے بھی شرک کیا تو آپ کے عمل حبط و ضائع ہو جائیں گے اور آپ خسارے میں رہو گے۔"

اللہ پاک ۱۸ انبیا کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

﴿وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [1]

"اگر یہ بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے ہیں سب ضائع ہو جائے۔"

شرک معاف نہیں ہوگا

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا﴾ [2]

"بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشے گا اور اس کے علاوہ جس گناہ کو جس کے لیے چاہے گا بخش دے گا اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔"

فائدہ: موت نظر آنے سے پہلے شرک سمیت تمام گناہوں کی اگر توبہ کی جائے تو معافی مل سکتی ہے لیکن اگر مشرک بغیر توبہ کے مر گیا تو اللہ اس کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔

شرک سب سے بڑا گناہ ہے

﴿اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ [3]

"شرک بہت بڑا ظلم ہے۔"

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔" [4]

---

[1] ٦/ الانعام:٨٨۔ [2] ٤/ النساء:١١٦۔

[3] ٣١/ لقمان:١٣۔

[4] مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون الشرک اقبح الذنوب، الرقم:٢٥٧۔

شرک ہلاک کردینے والا گناہ ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ سات گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

''(۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ (۲) جادو۔ (۳) ناحق کسی جان کو قتل کرنا۔ (۴) یتیم کا مال کھانا۔ (۵) سود کھانا۔ (۶) میدان جنگ سے بھاگنا۔ (۷) مؤمنات پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا۔'' [1]

مشرک ابدی جہنمی ہے

﴿اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾ [2]

''جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اس پر اللہ نے جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اس حال میں فوت ہوا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا تھا وہ آگ میں داخل کیا جائے گا۔''

[1] مسلم، کتاب الایمان باب الکبائر و أکبرھا الرقم: ۔ [2] المائدۃ: ۔

نماز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز کی فرضیت

﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾ [1]

”بے شک نماز مومنوں پر وقت پر پڑھنا فرض ہے۔“

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ [2]

”اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول اللہ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: اُدْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ)). [3]

”نبی کریم ﷺ نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا پس فرمایا: انہیں اس بات کی طرف دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ صرف اللہ معبود برحق ہے اور میں اس کا رسول ہوں پس اگر وہ اس بات کو تسلیم کرلیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔“

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ)) [4]

”پانچ نمازوں کو اللہ نے فرض کیا ہے۔“

---

[1] ٤/ النساء:١٠٣۔ [2] ٢٤/ النور:٥٦۔ [3] صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، باب وجوب الزکوۃ، الرقم:١٣٩٥؛ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدعاء الی الشھادتین و شرائع الاسلام، الرقم:١٢١۔ [4] (صحیح)ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب المحافظة علی الصلوات، الرقم:٤٢٥؛ نسائی کتاب الصلوۃ، باب المحافظة علی الصلوات الخمس، الرقم:٤٦١۔

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِیْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ؟ فَقَالَ: ((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ)). [1]

''ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے سر کے بال پراگندہ تھے اس نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں بتلائیں کہ اللہ نے ہم پر کیا فرض کیا ہے نماز سے؟ آپ نے فرمایا: پانچ نمازیں (اللہ نے تم پر فرض کی ہیں)۔''

نماز کا چھوڑنا کفر وشرک ہے

﴿فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ ؕ﴾ [2]

''پس اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔''

فائدہ: اگر یہ تین کام نہ کریں تو تمہارے دینی بھائی نہیں ہیں کافر ہیں واضح رہے کہ اسلام سے خارج ہونے کی صورت میں ہی دینی بھائی چارہ ختم ہوتا ہے۔

﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۙ﴾ [3]

''نماز قائم کرو اور مشرکوں سے نہ ہو جاؤ۔''

یعنی ایمان وتقویٰ سے اقامت صلوۃ سے گریز کر کے مشرکین سے نہ ہو جاؤ۔

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَكُمْ ؕ﴾ [4]

''اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان (یعنی نماز) کو ضائع نہیں کرے گا۔''

اس آیت میں ایمان سے مراد نماز ہے معلوم ہوا کہ نماز عمل کے ساتھ ساتھ ایمان بھی ہے جو آدمی نماز نہیں ادا کرتا وہ مومن نہیں ہے کافر ہے۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب وجوب صوم رمضان، الرقم:۱۸۹۱۔

[2] ۹/ التوبۃ:۱۱۔ [3] ۳۰/ الروم:۳۱۔ [4] ۲/ البقرۃ:۱۴۳۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ)) ❶

”مؤمن بندے اور شرک وکفر کے درمیان ترک نماز کا فرق ہے۔“

یعنی نماز چھوڑنا کفر وشرک ہے اور نماز چھوڑنے والا کافر اور مشرک ہے۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيْمَانِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ)) ❷

”کفر اور ایمان کے درمیان فرق نماز کے چھوڑنے کا ہے۔“

یعنی نماز پڑھنا ایمان ہے اور نماز پڑھنے والا مؤمن ہے اور نماز چھوڑنا کفر ہے اور نماز چھوڑنے والا کافر ہے۔ بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)) ❸

”ہمارے اور ان (کفار ومشرکین) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے جس نے اس نماز کو چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔“

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ اِلَّا تَرْكُ الصَّلٰوةِ فَاِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ اَشْرَكَ)) ❹

”مؤمن بندے اور شرک کے درمیان صرف نماز چھوڑنے کا فرق ہے پس جب اس نے نماز کو چھوڑ دیا تو اس نے شرک کیا۔“

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلوة، الرقم:٢٤٧۔ ❷ (صحيح) ترمذي، كتاب الايمان، باب ماجاء في ترك الصلوة، الرقم:٢٦١٨؛ ابن ابي شيبة، كتاب الايمان، ص:٤٤۔ ❸ (صحيح) ترمذي، كتاب الايمان، باب ماجاء في ترك الصلوة، الرقم:٢٦٢١؛ نسائي كتاب الصلوة، باب الحكم في تارك الصلوة، الرقم:٤٦٣؛ ابن ماجة، ابواب المساجد و الجماعات، باب ماجاء فيمن ترك الصلوة، الرقم:١٠٧٩۔ ❹ في اسناده يزيد الرقاشي وهو ضعيف ومعنى الحديث صحيح بشواهده، ابن ماجة، ابواب والجماعات، باب ماجاء فيمن ترك الصلوة، الرقم:١٠٨٠۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَلَا تَتْرُكُوا الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدِيْنَ فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْمِلَّةِ)) [1]

''اور جان بوجھ کر نماز مت چھوڑو پس جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی پس تحقیق وہ ملت (یعنی دین) سے خارج ہو گیا۔''

ابو درداء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی:

((وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ)) [2]

''جان بوجھ کر نماز ترک نہ کر پس جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کر دی اس سے اللہ کا ذمہ بری ہو گیا۔''

یعنی وہ اللہ کے ذمہ سے نکل گیا اور جو اللہ کے ذمہ سے نکل گیا سمجھو وہ اسلام سے نکل گیا نہ اس کا مال محفوظ ہے نہ جان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عُرَى الْإِسْلَامِ وَقَوَاعِدُ الدِّيْنِ ثَلَاثَةٌ عَلَيْهِنَّ أُسِّسَ الْإِسْلَامُ مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِّنْهُنَّ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ الْمَكْتُوْبَةُ وَصَوْمُ رَمَضَانَ)) [3]

''اسلام کی رسی اور دین کے ستون تین ہیں جس نے ان میں سے ایک چیز کو بھی چھوڑ دیا پس وہ کافر ہے اس کا خون بہانا حلال ہے (یعنی قتل کرنا لیکن یہ کام شرعی امیر کا ہے) (۱) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں (۲) اور فرض نماز (۳) اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

---

[1] (حسن) الترغیب، کتاب الصلوۃ، باب الترهیب من ترك الصلوۃ واخراجها عن وقتها تهاونا، ص:٤٣٣، ح:٧٩٧، کتاب الصلوۃ، ابن قیم، ص:٢٢۔ [2] (حسن) صحیح الترغیب، ح، ص:٥٦٥؛ ابن ماجة، باب الصبر علی البلاء، لرقم:٤٠٣٤۔ [3] اسناده ضعیف لان روایة عمرو بن مالك النكری عن ابی الجوزاء ضعیفة و معنی الحدیث صحیح بشواهده ان شاء الله، مسند ابی یعلیٰ بحواله الترغیب، ح:٨٠٥، جزء اول:٤٣٥۔

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ)) [1]

''امر (دین) اسلام ہے اور اس (اسلام) کا ستون نماز ہے۔''

فائدہ: نماز کا مقام اسلام میں ایسے ہے جیسے کسی خیمے کا ستون ہو اور رسی کی طرح ستون گر جانے سے خیمہ ہی گر جاتا ہے اسی طرح نماز چھوڑ دینے سے بھی اسلام چھوٹ جاتا ہے۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلّٰى صَلَاتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ)) [2]

''جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور ہمارے قبلے کی طرف رخ کیا اور ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے اس کے وہی حقوق ہیں جو مسلمان کے ہیں اور اس پر وہی واجبات ہیں جو مسلمان پر ہیں۔''

فائدہ: اولاً: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کا اعتراف کرنے والے اور قبلہ کی طرف رخ کرنے والے اور نماز پڑھنے والے اور مسلمانوں کا ذبیحہ کھانے والے کو مسلمان کہا ہے اگر کسی انسان کے اندر یہ کام موجود نہیں تو وہ مسلمان نہیں یعنی وہ کافر ہے۔ ثانیاً: اگر کوئی شخص غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے تو وہ مسلمان نہیں ہوگا اور وہ شخص جو بالکل ہی نماز چھوڑ دے وہ کیسے مسلمان ہو سکتا ہے۔ محجن بن ادرع اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اذان ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ گئے اور نماز پڑھ کر جب واپس لوٹے تو دیکھا کہ میں اسی جگہ پر بیٹھا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ))

---

[1] (صحیح) ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمة الصلوة، الرقم: ٢٦١٦؛ مسند احمد، ج: ٥، ص: ٢٣١۔ [2] صحیح بخاری، کتاب الصلوة، باب فرض استقبال القبلة، الرقم: ٣٩٣۔

''تم کو نماز سے کس چیز نے روکا ہے کیا تم مسلمان نہیں ہو؟''

اس پر محجن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بَلٰی وَلٰكِنِّیْ صَلَّیْتُ فِیْ اَهْلِیْ

''میں مسلمان ہوں البتہ نماز میں نے اپنے اہل وعیال کے ساتھ پڑھ لی تھی۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ)) [1]

''جب تم آ ؤ لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لو اگرچہ تم نے پہلے نماز پڑھ ہی لی ہو۔''

''ایک لمبی حدیث میں آیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:

اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ

''مجھے اسلام کے متعلق خبر دیجیے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا)) [2]

''تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تو اس کی طرف جانے کی طاقت رکھتا ہے۔''

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارکان اسلام کو اسلام قرار دیا ہے یعنی ان چیزوں کا نام اسلام

---

[1] (صحیح) نسائی، کتاب الامامۃ، باب اعادۃ الصلوۃ مع الجماعۃ بعد صلوۃ الرجل لنفسہ، الرقم: ۸۵۷۔ [2] صحیح مسلم، کتاب الایمان، الرقم: ۹۳۔

ہے اگر کسی کے اندر یہ پانچ ارکان موجود ہیں تو اس میں اسلام ہے اگر یہ نہیں تو اسلام بھی نہیں۔

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نجد کے باشندوں میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے اسلام کے بارے میں سوال کیا (یعنی اسلام کیا ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دن رات میں پانچ نمازیں اور ماہ رمضان کے روزے اور زکوٰۃ۔'' [1]

فائدہ: یعنی یہ چیزیں اسلام ہے اور جس کے اندر یہ ہیں وہ مسلمان ہے اور جس میں یہ نہیں اس میں اسلام نہیں اور وہ مسلمان نہیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ! لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا......)) الی أخره [2]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کیا کہ میں حکم دوں کہ ایندھن فراہم کیا جائے پھر میں نماز کے لیے اذان کہنے کا حکم دوں پھر ایک شخص کو حکم دوں وہ لوگوں کی جماعت کرائے پھر میں ایسے لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے ان پر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔''

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ اَوْمَرِيْضٌ. [3]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب الزکاة من الاسلام، الرقم:٤٦؛ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الصلوات التی هی احد ارکان الاسلام، الرقم:١٠٠۔

[2] صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب وجوب الصلوة الجماعة، الرقم:٦٤٤؛ مسلم کتاب المساجد، باب فضل صلوة الجماعة، الرقم:١٤٨١۔ [3] صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلوة الجماعة، الرقم:١٤٨٥۔

''ہمارے مشاہدے کی بات ہے کہ نماز سے وہ انسان ہی پیچھے رہتا ہے جس کا منافق ہونا ظاہر ہوتا، یا بیمار شخص۔''

ایک نماز کے چھوڑنے سے دیگر تمام اعمال کا ضائع ہونا

بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ)) [1]

''جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی پس تحقیق اس کے تمام اعمال برباد ہو گئے۔''

﴿وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ [2]

''جو ایمان کے ساتھ کفر کرے اس کے عمل برباد ہو گئے اور آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔''

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَاۗقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ﴾ [3]

''یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکا اور رسول اللہ کی مخالفت کی اس کے بعد کہ ان کے لیے ہدایت ظاہر ہو چکی یہ ہرگز ہرگز اللہ کا کچھ نقصان نہ کریں گے اور عنقریب وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کے تمام اعمال برباد کر دے گا۔''

﴿لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ [4]

''البتہ اگر آپ نے بھی شرک کیا تو آپ کے عمل ضائع ہو جائیں گے اور آپ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

فائدہ: ان آیات سے معلوم ہوا کہ کفر و شرک سے نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اور آپ نے پیچھے پڑھ لیا ہے کہ نماز کا چھوڑنا کفر و شرک ہے۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب من ترک العصر، الرقم:۵۵۳۔

[2] ۵/ المائدۃ:۵۔ [3] ۴۷/ محمد:۳۲۔ [4] ۳۹/ الزمر:۶۵۔

بے نماز کا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں

آپ نے پیچھے پڑھ لیا ہے کہ بے نمازی کافر اور مشرک ہے تو کافر اور مشرک کا نماز جنازہ بالاتفاق جائز نہیں۔

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ﴾ [1]

''نبی ﷺ اور دوسرے مسلمانوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں۔''

بے نماز کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

زکوٰۃ مسلمانوں کے فقیروں کی ضروریات کے لیے ہے۔ حدیث میں ہے:

((تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ)) [2]

''یعنی مسلمانوں کے غنی لوگوں سے لے کر ان کے فقیروں کو دی جائے۔''

اور آپ پیچھے پڑھ چکے ہیں کہ بے نمازی مسلمان نہیں۔

بے نماز، نمازی کا وارث نہیں اور نمازی، بے نماز کا وارث نہیں

اس لیے کہ بے نماز کافر ہے اور کافر مسلمان کا وارث نہیں اور مسلمان کافر کا وارث نہیں۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ)) [3]

''مسلمان کافر کا وارث نہیں اور کافر مسلمان کا وارث نہیں۔''

بے نماز کا نکاح توحید پرست مسلمان عورت سے جائز نہیں

اس لیے کہ بے نماز کافر ہے اور مسلمان عورت کا نکاح کافر مرد سے جائز نہیں ہے۔

نوٹ: مسلمان مرد کا نکاح بے نماز عورت سے یا کلمہ گو عورت سے جائز ہے اس لیے کہ یہ

[1] ۹/ التوبۃ:۱۱۳۔ [2] صحیح بخاری، کتاب الزکوۃ، باب وجوب الزکوۃ، الرقم:۱۳۹۵۔ [3] صحیح مسلم، کتاب الفرائض، الرقم:۴۱۴۰؛ بخاری، کتاب الفرائض، باب لایرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم، الرقم:۶۷۶۴۔

اہل کتاب ہے اور اہل کتاب کی پاکدامن عورت سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔

بے نماز واجب القتل ہے

نوٹ: یہ کام شرعی امیر اور خلیفہ کا ہے عام مسلمان کا نہیں۔

﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ﴾ [1]

''پس مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو اور ان کو گرفتار کر لو اور ان کا محاصرہ کر لو اور ان کی تاک میں ہر گھات میں جا بیٹھو ہاں اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو تم ان کی راہیں چھوڑ دو۔''

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو قتل کرنے کا حکم فرمایا ہے ہاں اگر وہ توبہ کر کے نماز و زکوٰۃ کے پابند ہو جائیں تو انہیں چھوڑ دیا جائے اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو انہیں قتل کر دیا جائے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)) [2]

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے لڑتا رہوں حتیٰ کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ ایسا کریں گے تو مجھ سے اپنے خون اور مال بچا سکیں گے۔''

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] ٩/ التوبۃ:٥۔ [2] صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب فان تابوا واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ فخلوا سبیلھم، الرقم:٢٥۔

((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنْ یَّسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَنْ یَّاْکُلُوْا ذَبِیْحَتَنَا وَاَنْ یُّصَلُّوْا صَلَاتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حَرُمَتْ عَلَیْنَا دِمَآئُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِیْنَ وَعَلَیْهِمْ مَا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ)) [1]

’’مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ اقرار کرلیں اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ وہ ہمارے قبلہ کی طرف منہ کریں اور ہمارا ذبح کیا ہوا کھائیں اور وہ ہماری طرح نماز پڑھیں جب وہ یہ کام کرلیں تو ہم پر ان کے خون اور مال حرام ہیں مگر اسلام کے حق کے ساتھ۔‘‘

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس وقت کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کردیا:

وَاللّٰهِ! لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الزَّکٰوةِ وَالصَّلٰوةِ

’’اللہ کی قسم میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کی۔‘‘

یعنی جو نماز نہیں پڑھتا اس سے جنگ کروں گا اور جو نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ نہیں دیتا اس سے بھی جنگ کروں گا یعنی جو ان دونوں میں سے ایک کام کرتا ہے اور ایک نہیں کرتا اس سے جنگ کروں گا۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا جسے نبی اکرم ﷺ نے چار آدمیوں میں تقسیم فرمایا ایک آدمی کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے ڈریئے آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَیْلَكَ! اَلَسْتُ اَحَقَّ اَهْلِ الْاَرْضِ اَنْ یَّتَّقِیَ اللّٰهَ))

’’تیرا ستیاناس ہو! کیا اس روئے زمین پر تمام انسانوں سے زیادہ اللہ سے

[1] ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء امرت ان اقاتل الناس حتیٰ یقولو الا اله الا الله و یقیموا الصلوة، الرقم:۲۶۰۸؛ صحیح بخاری، کتاب الصلوة، باب فضل استقبال القبلة، الرقم:۳۹۲۔

ڈرنے کے لائق میں نہیں ہوں؟''

پھر جب وہ آدمی چلا گیا تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (جو پاس بیٹھے تھے اور انہیں اس آدمی کا کہنا بہت برا لگا تھا) کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا میں اس شخص کی گردن نہ کاٹ دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا، لَعَلَّهُ اَنْ يَكُوْنَ يُصَلِّيْ))

''نہیں! ہوسکتا ہے کہ یہ شخص نماز پڑھتا ہو۔''

اس پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کتنے ہی نمازی ایسے ہیں جو اپنی زبان سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتی۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنِّيْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اَنْقُبَ قُلُوْبَ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ)) [1]

''مجھے لوگوں کے دل چیرنے اور پیٹ پھاڑنے کا حکم نہیں دیا گیا۔''

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل میں مانع، نمازی ہونے کو قرار دیا ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّهُ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةٌ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ: لَا، مَا صَلَّوْا)) [2]

''تم پر ایسے حکمران مقرر ہوں گے جن کے بعض کاموں کو تم اچھا جانو گے اور بعض کاموں کو برا، جس شخص نے ان کے برے کاموں کا زبان سے انکار کیا وہ بری ہو گیا اور جس نے دل سے برا جانا وہ گناہ اور وبال سے محفوظ ہو گیا

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب بعث علی ابن ابی طالب، الرقم: ۴۳۵۱۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب الانکار علی الامراء، الرقم: ۴۸۰۰۔

مگر جوان پر راضی ہوا اور برائی میں موافقت کی (وہ ہلاک ہوگا۔ گناہگار ہو گا) صحابہ نے عرض کیا کہ ایسے امیروں سے ہم قتال نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، جب تک وہ نماز پڑھیں۔''

فائدہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ظالم حکمرانوں سے قتال میں مانع (رکاوٹ) نماز کو قرار دیا ہے جس سے معلوم ہوا اگر وہ ایسے (یعنی نمازی) نہ ہوتے تو ان سے قتال ضروری ہوتا۔

بے نماز کا انجام

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلَاتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَعَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ)) [1]

''قیامت کے روز بندے کے عملوں میں سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر نماز درست پائی گئی تو کامیابی ہوگئی اور اگر نماز نہ درست ہوئی تو خسارے اور گھاٹے میں ہوگا۔''

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الصَّلٰوةُ فَاِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ لَهٗ سَائِرُ عَمَلِهٖ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهٖ)) [2]

''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر نماز صحیح ہوئی (یعنی نماز کے حساب میں کامیاب رہا) تو دیگر

---

[1] (صحیح) ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء ان اول مایحاسب به العبد یوم القیامة الصلوۃ، الرقم:٤١٣؛ ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب قول النبی ﷺ: کل صلوۃ لا یتمها صاحبها تتم من تطوعه، الرقم:٨٦٤؛ ابن ماجة، کتاب اقامة الصلوۃ، باب ماجاء فی اول مایحاسب به العبد الصلوۃ، الرقم:١٤٢٦؛ نسائی، کتاب الصلوۃ، باب المحاسبة علی الصلوۃ، الرقم:٤٦٥۔

[2] (صحیح) رواہ الطبرانی فی الاوسط بحوالہ الترغیب، الرقم:٥٢٦۔

اعمال بھی صحیح ہوں گے اگر نماز فاسد ہوئی (یعنی نماز کے حساب سے نجات نہ ملی) تو دیگر اعمال بھی فاسد ہوں گے یعنی دیگر اعمال کے حساب سے بھی نجات نہیں پائے گا۔''

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ بُرْهَانًا وَلَا نُورًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ)) [1]

''جس شخص نے نماز کی حفاظت کی نماز اس کے لیے روشنی، دلیل اور قیامت کے دن نجات کا باعث ہوگی اور جس شخص نے نماز کی حفاظت نہ کی تو نماز اس کے لیے روشنی، دلیل اور نجات کا باعث نہ ہوگی اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

فائدہ: امام ابن قیم رحمۃ اللہ کتاب الصلوۃ میں یہ حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:
''تارک نماز کا خاص طور پر ان چار آدمیوں کے ساتھ ہونے کا سبب یہ ہے کہ یہ چاروں کفر کے سردار ہیں۔ یہاں پر ایک واضح اشارہ ہے کہ تارک نماز مال، ملک اور ریاست یا تجارت کی مشکلات کی بنا پر نماز ترک کرتا ہے جو کوئی مال کے سبب نماز ترک کرے گا وہ قارون کے ساتھ ہوگا جو کوئی ملک (بادشاہی) کی بنا پر نماز ترک کرے گا وہ فرعون کے ساتھ ہوگا جو کوئی حکومتی ذمہ داریوں کے سبب نماز چھوڑے گا وہ مشہور کافر تاجر ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔'' [2]

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝﴾ [3]

---

[1] (حسن) مسند احمد، ج:۲، ص:۱۶۹؛ الدارمی، ص:۳۰۱۔
[2] کتاب الصلوۃ لابن قیم، ص:۲۱، ۲۲۔ [3] ۱۰۷/ الماعون:۴، ۵۔

''ایسے نمازیوں کے لیے ویل وہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔''

فائدہ: ① اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نماز یا پڑھتے ہی نہیں یا پہلے پڑھتے رہے ہیں پھر سست ہو گئے یا نماز کو اس کے مسنون وقت میں نہیں پڑھتے جب جی چاہتا ہے پڑھ لیتے ہیں یا تاخیر سے پڑھنے کو معمول بنا لیتے ہیں یا خشوع وخضوع کے ساتھ نہیں پڑھتے۔

② اس آیت میں نمازیوں کے لیے جس ویل وہلاکت کا ذکر آیا ہے اس ویل کی تشریح کرتے ہوئے امام طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَلْوَادِی الَّذِیْ یَسِیْلُ عَنْ صَدِیْدِ أَھْلِ جَھَنَّمَ. [1]

''جہنم کی ایک وادی کا نام ویل ہے جو جہنمیوں کے پیپ سے بہتی ہے۔''

﴿فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا﴾ [2]

''پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے پس عنقریب وہ ملاقات کریں گے غی کی۔''

فائدہ: انعام یافتہ بندگان الٰہی کا تذکرہ کرنے کے بعد ان لوگوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جو ان کے برعکس اللہ کے احکام سے غفلت واعراض کرنے والے ہیں نماز کو ضائع کرنے سے مراد یا تو بالکلیہ نماز کا ترک ہے یا ان کے اوقات کو ضائع کرنا ہے یعنی وقت پر نماز نہ پڑھنا جب جی چاہا نماز پڑھ لی یا بلا عذر اکٹھی کر کے پڑھنا یا کبھی دو کبھی چار کبھی ایک اور کبھی پانچوں نمازیں۔ غیا کے معنی ہلاکت۔ انجام بد کے ہیں یا جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ غی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

أَیْ شَرًّا وَخُسْرَانًا وَقِیْلَ: ھُوَ وَادٍ فِیْ جَھَنَّمَ بَعِیْدُ الْقَعْرِ مَمْلُوْءٌ مِنْ قَیْحٍ وَدَمٍ.

''یعنی غی کا معنی ہے شر اور نقصان اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ غی جہنم کی ایک وادی کا نام ہے جو انتہائی گہری ہے خون اور پیپ سے بھری ہوئی ہے۔''

---

[1] مختصر طبری، ص: ۷۰۴۔ [2] ۱۹/ مریم: ۵۹۔

﴿فِيْ جَنّٰتٍ ڞ يَتَسَآءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۙ﴾ [1]

”وہ بہشتوں (میں بیٹھے ہوئے) گناہگاروں سے سوال کرتے ہوئے کہیں گے تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔“

رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا ایک آدمی لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی پتھر اٹھائے اس کے پاس کھڑا تھا اور اس کے بستر پر پتھر پھینک رہا تھا اور اس کے سر کو کچل رہا تھا او پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا ہے وہ پتھر اٹھانے کے لیے پتھر کے پیچھے جاتا ہے پتھر اٹھا کر واپس نہیں آتا کہ اس لیٹے آدمی کا سر پہلے جیسا ہو جاتا ہے پھر وہ آدمی اسی طرح کرتا ہے جیسا کہ پہلے کیا تھا۔ آخر میں جبریل اور میکائیل نے بتلایا کہ جس کے سر کو پتھر کے ساتھ کچلا جا رہا تھا وہ آدمی ہے جو قرآن پاک کی تلاوت نہیں کرتا اور فرض نماز پڑھنے کے بغیر سو جاتا ہے۔ [2]

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک بے نماز کافر ہے

عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ. [3]

”رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ترک نماز کے علاوہ کسی دوسرے عمل کے ترک کرنے کو کفر نہیں گردانتے تھے۔“

یعنی نماز کے چھوڑنے کو کفر سمجھتے تھے۔

امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكَاةِ.

---

[1] ۷۴/ المدثر: ۴۰، ۴۴۔ [2] صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلوة الصبح، الرقم: ۷۰۴۷ مختصراً [3] (صحیح) ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی ترک الصلوة، الرقم: ۲۶۲۲۔

"جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق ڈالا میں اس سے ضرور بالضرور لڑوں گا۔" ❶

امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

لَاحَظَّ فِی الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ. ❷

"نماز چھوڑنے والے کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔"

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَلَا دِيْنَ لَهٗ. ❸

"نماز کو چھوڑنے والے کا دین نہیں۔"

نوٹ: سیدنا علی اور ابن عباس اور جابر اور ابو درداء رضی اللہ عنہم کے اقوال صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں۔

---

❶ صحیح بخاری الرقم:٤٣٥١۔ ❷ (صحیح) مؤطا امام مالک:١/ ٤٠؛ سنن دارقطنی:٢/ ٥٢۔ ❸ (حسن) الترغیب، کتاب الصلوۃ، باب الترهیب من ترک الصلوۃ متعمدا، الرقم:٧٩٨۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

''نماز کا تارک کافر ہے اور اس کی سزا مرتد کی سزا ہے۔'' (یعنی واجب القتل ہے) [1]

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

''جس نے جان بوجھ کر نماز کو مؤخر کیا حتیٰ کہ اس نماز کا وقت فوت ہو گیا اس نے کفر کیا۔'' [2]

مزید فرماتے ہیں: جس نے یہ کہا کہ میں آج فرض نماز نہیں پڑھوں گا وہ گدھے سے بھی زیادہ بدتر اور احمق ہے۔ [3]

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

يُحْبَسُ حَتّٰى يَمُوْتَ اَوْيَتُوْبَ. [4]

''اس کو قید خانہ میں ڈال دیا جائے جب تک نماز نہ پڑھے اس کو باہر نہ نکالا جائے حتیٰ کہ وہاں ہی مر جائے۔''

پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

''بے نماز کا نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ ہی مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفن کیا جائے۔'' [5]

مفتی اعظم عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

''جو شخص دیدہ و دانستہ نماز چھوڑتا ہے وہ کافر ہے علما کے دو اقوال میں سے صحیح ترین قول کے مطابق اس کا کفر اکبر ہے جبکہ وہ نماز کے وجوب کا اقرار بھی

---

[1] الانصاف، ج:۱، ص:۴۰۴۔ [2] کتاب الصلوۃ لابن قیم، ص:۳۲۔
[3] کتاب الصلوۃ لابن، ص:۳۲۔ [4] کتاب الصلوۃ لابن قیم، ص:۳۔
[5] غنیۃ الطالبین اردو، ص:۵۶۔

کرتا ہو۔'' ❶

مزید ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: نماز میں سستی کرنے والے اور اس طرح دوسرے کافروں کے ساتھ رہنا جائز نہیں کیونکہ ترک نماز کفر ہے۔ ❷

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

1. بے نماز کافر ہے مرتد اور اسلام سے خارج ہے۔
2. کسی مسلمان لڑکی کا نکاح بے نماز سے نہ کروایا جائے اگر نکاح کے بعد مرد نے نماز چھوڑ دی تو اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا اور مسلمان بیوی اس کے لیے حلال نہیں۔
3. اگر بے نماز کے قرابت داروں میں سے کوئی فوت ہو جائے تو وراثت میں اس کا کوئی حق نہیں۔ مثلاً: ایک نمازی مسلمان مر جاتا ہے اس کے ورثا میں سے اس کا حقیقی بے نماز بیٹا اور ایک چچازاد بھائی نمازی ہے بھلا کون اس کا وارث بنے گا؟ اس کی وراثت اس کے حقیقی بیٹے کی بجائے اس کے چچازاد بھائی کو ملے گی۔ اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے۔

((لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ)) ❸

''مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔''

4. بے نماز جب مر جائے تو اسے نہ غسل دیا جائے اور نہ کفن نہ اس کا جنازہ پڑھا جائے اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اسے صحرا میں لے جائیں اور گڑھا کھود کر کپڑوں سمیت دفن کر دیں اس لیے کہ شرعاً اس کا کوئی احترام نہیں۔
5. قیامت کے روز فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف جیسے کافر لیڈروں کے ساتھ اس کا حشر ہو گا۔ (والعیاذ باللہ)

بے نماز کبھی جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا اور کسی عزیز یا تعلق دار کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ اس کے حق میں رحمت و مغفرت کی دعا کرے اس لیے کہ وہ کافر ہے لہٰذا دعا کا

❶ فتاویٰ ابن باز اردو، ص:۱۰۰۔ ❷ فتاویٰ ابن باز اردو، ص:۱۰۳۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الفرائض، ج:۲، ص:۳۳۔

مستحق نہیں۔ [1]

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی کا فتویٰ

1 بے نماز کافر ہے خواہ ایک نماز کا تارک ہے یا سب نمازوں کا کیونکہ:

((مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّداً فَقَدْ كَفَرَ)). [2]

''عام ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ہر تارک نماز کافر ہے۔''

2 بے نماز کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔

((مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّداً فَقَدْ كَفَرَ))

''یعنی جو شخص دیدہ ودانستہ نماز چھوڑ دے وہ کافر ہے۔''

حافظ صاحب سے سوال کیا گیا

کہ بے نماز، بے روزگار، بدکردار غریب شخص کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟ تو جواب میں فرمایا: زکوٰۃ مسلمانوں کے فقیروں کی ضروریات کے لیے ہے نہ کہ بدمعاشوں کی بدمعاشی کے لیے ایسوں کو کھلانے پلانے سے ان کی بدمعاشی بڑھتی ہے۔ [3]

مولانا حکیم صادق سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

''نماز کا ترک مسلمانوں کو کفر تک پہنچانے والا ہے۔''

ایک اور مقام پر مزید لکھتے ہیں کہ ''ترک نماز کفر کا اعلان ہے۔''

ایک اور جگہ پر لکھتے ہیں:

''تارک نماز سے اسلام کا عہد جو اس کو قتل اور تعزیر وغیرہ سے امن میں رکھنے کا ضامن تھا بوجہ ترک نماز جاتا رہا اور اب وہ اسلام کی ذمہ داری ختم ہونے کے سبب اسلام کی تلوار سے مامون (محفوظ) نہیں ہو سکتا۔'' [4]

---

[1] ماخوذ از بے نماز کا شرعی حکم۔

[2] فتاویٰ اہل حدیث، ج:۲، ص:۳۷۔

[3] فتاویٰ اہل حدیث، ج:۲، ص:۴۹۷۔

[4] صلوۃ الرسول۔

شہید اسلام امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

یاد رکھو! جو شخص مسلمان کہلاتا ہے نماز ادا نہیں کرتا۔ ایسے شخص کا حقیقی اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایسا آدمی جنت میں جانا تو بڑی بات جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا اس لیے کہ پورے قرآن پاک میں کہیں یہ بات نہیں کہی گئی کہ صرف ایمان انسان کی نجات کے لیے کافی ہے بلکہ اس کے برعکس قرآن مجید میں رب نے کہا ہے جہنمی جب جہنم میں پھینکے جائیں گے تو لوگ پوچھیں گے:

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِىْ سَقَرَ﴾ [1]

"تمہیں کس چیز نے جہنم میں پھینکوا دیا ہے۔"

ذرا سینوں پہ ہاتھ رکھ کر آیت کا لفظی ترجمہ سنو۔ رب العالمین جواب دیتے ہیں کہ وہ جہنمی کہیں گے اللہ نے ان کے الفاظ کو قرآن مجید میں درج کیا کہا پوچھا جائے گا۔

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِىْ سَقَرَ﴾ [2]

تم جہنم میں کیوں چلے گئے تم تو کلمے کے بڑے ورد کرتے تھے جواب میں کہیں گے:

﴿لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ﴾ [3]

ہم جہنم میں اس لیے چلے گئے کہ ہم پختہ نمازی نہیں تھے۔ اقامت صلوۃ کے فریضے کے ترک نے کلمے کے باوجود ہمیں نجات نہیں بخشی۔ ہم جہنم میں رسید ہو گئے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دوسرے فرمان سے قرآن پاک کی اس آیت کی توثیق ہوتی ہے، تفسیر اور توضیح ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ))

ایمان اور کفر کی سب سے بڑی علامت جو ہے نماز ہے۔ اگر بندہ نماز پڑھتا ہے تو مسلمان ہے اگر نماز نہیں پڑھتا تو وہ مسلمان نہیں ہے یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس سے بھی واضح الفاظ میں فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ))

---

[1] ۷۴/ المدثر: ۴۲۔ [2] ۷۴/ المدثر: ۴۲۔ [3] ۷۴/ المدثر: ۴۳۔

جس نے جان بوجھ کی قصداً نماز کی اہانت، استخفاف اور اسے معمولی جانتے ہوئے ایک نماز بھی ترک کر دی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا ہے یہ محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ایمان لے آئے کلمہ پڑھ لیا لا الہ الا اللہ کہہ دیا اب نماز روزے کی کوئی ضرورت نہیں لا الہ الا اللہ پڑھنے کا معنی یہ ہے کہ آدمی اس بات کا اقرار کر لے کہ میں نماز روزوں کا پابند رہوں گا۔ اگر اس نے نماز روزے کی پابندی نہیں کرنی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کے دعویٰ میں جھوٹا ہے لا الہ الا اللہ کا معنی ہی یہ ہے کہ جو کچھ اللہ نے کہا جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس کی پابندی کروں گا۔

اگر رب کے قرآن کی نبی کے فرمان کی پابندی نہیں کرتا تو اس کا کلمہ بھی جھوٹا ہے کلمے میں سچا نہیں ہے اقرار تو یہ کر رہا ہے کہ جو اللہ اور رسول کہیں گے میں مانوں گا اور وقت آنے پر نہ رب کی بات مانتا ہے نہ رسول کی بات مانتا ہے اس لیے یاد رکھو محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں اس بات کا تصور ہی نہیں تھا کہ کوئی بندہ مسلمان ہو کے نماز کا تارک بھی ہو سکتا ہے۔ اس بات کا لوگ تصور بھی نہیں کرتے تھے مسلمان نماز کا تارک تو بڑی بات ہے باجماعت نماز سے بھی پیچھے نہیں رہتا۔ خطبات علامہ احسان الٰہی، ص:۳۵۶۔

پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

نماز قائم کرنا تو ایک بہت ہی بنیادی چیز ہے جو آدمی نماز نہیں پڑھتا دنیا خواہ کچھ بھی کہے زبردستی کوئی کرے تو اس کی مرضی ہے ورنہ حقیقت میں آدمی مسلمان نہیں ہے اور بے نماز کی نجات بھی نہیں ہے۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَآتَوُا الزَّكَوٰةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ﴾ [1]

وہ کفر سے شرک سے توبہ کر کے نماز پڑھنے لگ جائیں اور زکوۃ دینے لگ جائیں پھر وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اب یہ کہنا کہ جب تک کہ وہ نماز نہیں پڑھتے دینی بھائی نہیں ہیں اس کے معانی یہ ہے کہ بے نماز سے رشتہ داری حرام ہے بے نماز کو لڑکی دینا بالکل ہی ایسے

[1] ۹/ التوبۃ: ۱۱۔

ہے جیسے کسی کافر کو رشتہ دینا۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

جو نماز نہ پڑھے اسلامی حکومت ہو وہ فوراً قتل کیا جا سکتا ہے اس کو پوچھا جائے گا وہ مان جائے گا تو ٹھیک ہے ورنہ قتل، وہ اسلامی حکومت میں رہ سکتا ہی نہیں۔ [1]

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ کا فتویٰ

ارکان اسلام (توحید و رسالت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) میں سے کسی ایک کا تارک کافر ہے ابدی جہنمی ہے اس کا نماز جنازہ جائز نہیں ہے۔ مسلمان عورت کا نکاح اس سے جائز نہیں ہے اور اس کو زکوٰۃ دینا بھی جائز نہیں۔

مزید فرماتے ہیں کہ

ان کا تارک مسلمان کا وارث نہیں مسلمان ان کا وارث نہیں۔

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالسلام بھٹوی حفظہ اللہ کا فتویٰ

ارکان اسلام (توحید و رسالت، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج) میں سے کسی ایک کا تارک کافر ہے ابدی جہنمی ہے۔ مزید فرماتے ہیں۔ جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑنے والا بھی کافر ہے ان (ارکان اسلام) کے تارک کا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ اور ان کا نکاح مسلمان عورت سے جائز نہیں۔ ان کا تارک مسلمان کا وارث نہیں اور مسلمان ان کا وارث نہیں۔

فضیلۃ الشیخ مولانا ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ شیخ الحدیث

جامعہ رحمانیہ لاہور کا فتویٰ

بے نماز کافر ہے اس کا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں اس کو زکوٰۃ دینا بھی جائز نہیں۔

---

[1] خطبات بہاولپوری، ج:۱

مفسر قرآن حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کا فتویٰ

تارک نماز کافر ہے اس کا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے اس کو زکوٰۃ دینا بھی جائز نہیں ہے اس کا نکاح مسلمان عورت سے جائز نہیں۔

فضیلۃ الشیخ مفتی عبدالرحمٰن رحمانی حفظہ اللہ

نماز کا تارک کافر ہے اس کا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔

فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالرحمٰن عابد حفظہ اللہ

"کیسے مسلمان ہے یہ اسلام کا سب سے بڑا فریضہ ہے اسلام کا سب سے اہم رکن ہے جس کے بغیر اسلام رہ ہی نہیں سکتا اس فریضہ (یعنی نماز) کو چھوڑ کر ہم اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے پھرتے ہیں۔" [1]

مولانا صاحب سے فون پر بات ہوئی تو فرمانے لگے: بے نماز کافر ہے ابدی جہنمی ہے اس کا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالغفار (اعوان) مدنی حفظہ اللہ

نماز کے چھوڑنے سے کفر کی طرف سفر شروع ہو جاتا ہے۔

فضیلۃ الشیخ مولانا زبیر علی زئی رحمہ اللہ کا فتویٰ

مطلقاً نماز کا تارک (نماز چھوڑنے والا) کافر ہے اس کا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔

فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالغفور اثری حفظہ اللہ (مصنف کتب کثیرہ) کا فتویٰ

اس میں کوئی شک نہیں کہ بے نماز اللہ احکم الحاکمین اور ہادی عظیم امام الانبیا محمد رسول

[1] ماخوذ از خطاب اجتماع پتوکی۔

اللہ ﷺ کا زبردست نافرمان اور باغی ہے۔ اور اس کے کافر، مشرک، منافق اور بے دین ہونے کا قرآن وحدیث میں مفصل طور پر ذکر موجود ہے۔ نیز بے نماز کے کفر پر صحابہ کرام کا اجماع واتفاق ہے اور یہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف وغیرہم کفار کے ساتھ جہنم میں ہوگا اور اسے کسی کی سفارش فائدہ مند نہ ہوگی۔ اہل ایمان کو بے نماز کا نکاح اور نماز جنازہ وغیرہ پڑھنے سے مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ یہ بے ایمان اور منافق ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز حفظہ اللہ

(مصنف انجاز الحاجۃ شرح ابن ماجۃ) کا فتویٰ

تارک صلوۃ (نماز) کافر ہے۔

مناظر اسلام محقق العصر مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ کا فتویٰ

ارکان اسلام میں سے کسی ایک کا تارک کافر ہے ابدی جہنمی ہے۔ جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑنے والا بھی کافر ہے ارکان اسلام کے تارک کا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ان کا مکمل وہی فتویٰ ہے جو صالح العثیمین صاحب کا ہے۔
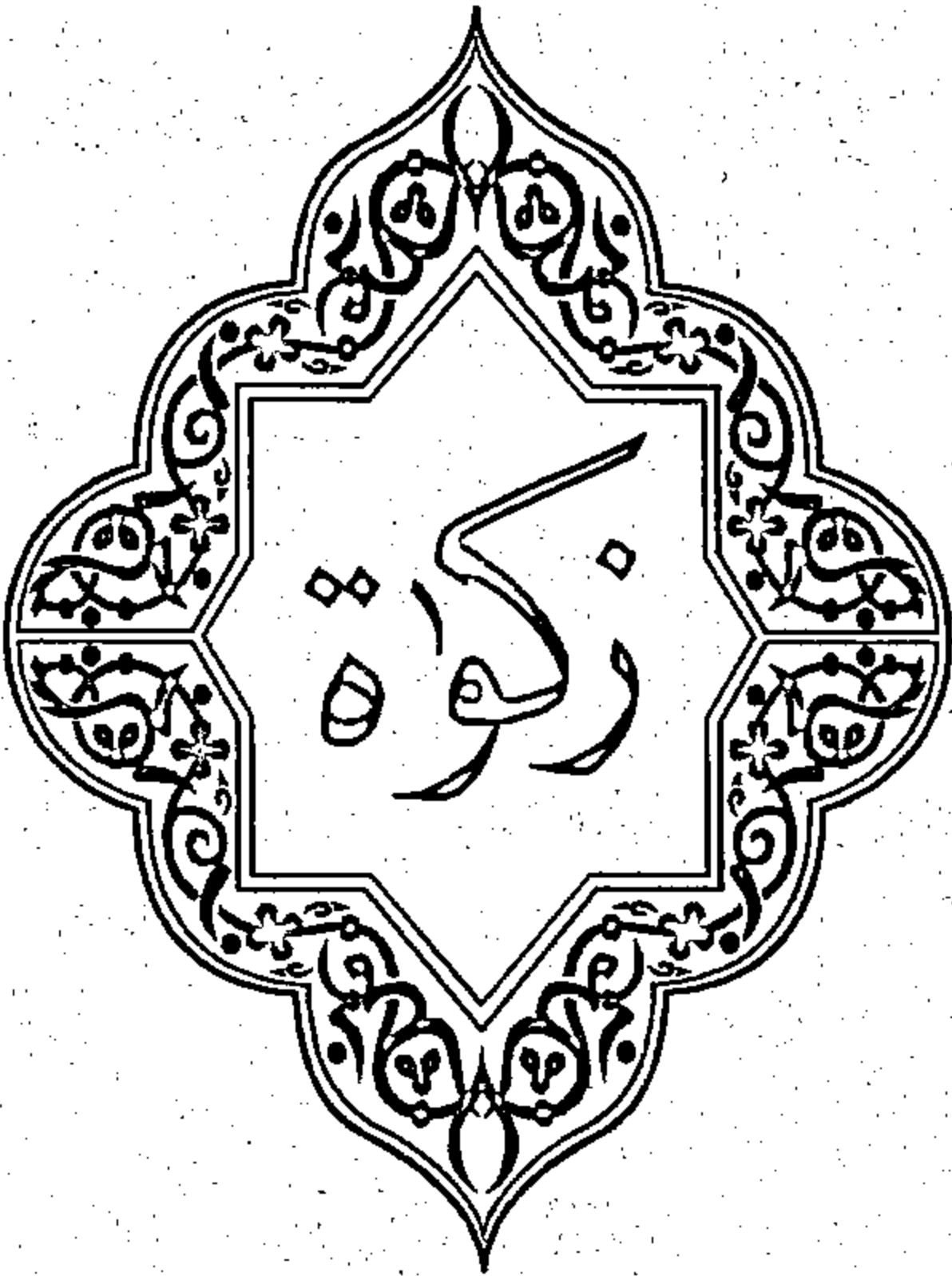
زکوٰۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زکوٰۃ کی فرضیت

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ [1]

”نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو امید ہے تم پر رحم کیا جائے گا۔“

فائدہ: قرآن مجید میں عموماً جہاں بھی نماز کا ذکر یعنی اقامت صلوۃ کا حکم آیا ہے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی ساتھ ساتھ ہے دو درجن سے زیادہ مقامات پر قرآن کریم نے اقیموا الصلوۃ کے ساتھ واتوا الزکوٰۃ کا حکم دیا ہے قرآن مجید کے اس اسلوب بیان سے واضح ہے کہ دین میں جتنی اہمیت نماز کی ہے اتنی ہی اہمیت زکوٰۃ کی ہے ان دونوں میں بایں تفریق کرنے والا کہ ایک پر عمل کرے اور دوسرے پر نہ کرے سرے سے ان کا عامل نہیں سمجھا جائے گا بلکہ جس طرح ترک نماز انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے اسی طرح زکوٰۃ بھی شریعت میں اتنا اہم مقام رکھتی ہے کہ اس کی ادائیگی سے انکار، اعراض اور فرار مسلمانی کے زمرے سے نکال دینے کا باعث بن جاتا ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا:

((اُدْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ)) [2]

---

[1] /نور ۵۶ [2] صحيح بخاري، كتاب الزكوٰة، باب اخذ الصدقة من الاغنياء، الرقم:١٤٩٦؛ مسلم، كتاب الايمان، باب الدعاء الى الشهادتين و شرائع الاسلام، الرقم:١٢١۔

”لوگوں کو پہلے اس بات کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں اگر وہ یہ تسلیم کرلیں تو پھر انہیں بتاؤ کہ ہر دن اور رات میں اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر یہ بھی مان لیں تو پھر بتاؤ کہ اللہ نے ان کے مالوں میں صدقہ (یعنی زکوٰۃ) فرض کیا ہے جو ان کے اغنیا سے لیا جائے گا اور ان کے فقرا کو دیا جائے گا۔“

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا زَكٰوةَ فِيْ مَالٍ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ)) [1]

”کسی مال پر زکوٰۃ نہیں حتیٰ کہ اس پر سال گزر جائے۔“

زکوٰۃ نہ دینے والا کافر ہے

﴿فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾ [2]

”پس اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔“

یعنی اگر یہ تین کام نہ کریں تو تمہارے دینی بھائی نہیں بلکہ کافر ہیں واضح رہے کہ اسلام سے خارج ہونے کی صورت میں ہی دینی بھائی چارہ ختم ہوتا ہے۔

﴿وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝﴾ [3]

”تباہی ہے ان مشرکوں کے لیے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے منکر ہیں۔“

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا

---

[1] (حسن)ترمذی، کتاب الزکوٰۃ، باب لا زکوٰۃ علی المال المستفاد، الرقم:۶۳۱؛ ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب من استفاد مالا، الرقم:۱۷۹۲ واللفظ لہ؛ ابوداود، الرقم:۱۵۷۳۔

[2] ۹/ التوبہ:۱۱۔ [3] ۴۱/ حم سجدۃ:۶، ۷۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) [1]

''اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوۃ ادا کرنا۔ (۴) حج کرنا۔ (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر قائم ہے اگر یہ پانچ چیزیں ہیں تو اسلام ہے اگر ان میں سے کوئی ایک چیز بھی نہیں تو اسلام نہیں۔

جبرائیل امین علیہ السلام نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سمجھانے کے لیے آپ ﷺ سے چند سوال کیے جن میں سے ایک سوال یہ ہے۔

فَمَا الْاِسْلَامُ؟

''اسلام کیا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

((شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ)) [2]

''گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

فائدہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے پانچ چیزوں (ارکان اسلام) کو اسلام کہا ہے اگر یہ پانچ چیزیں ہیں تو اسلام ہے اگر یہ نہیں تو اسلام بھی نہیں۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب دعائکم ایمانکم، الرقم:۸؛صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ارکان الاسلام، الرقم:۱۱۳۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان؛ ترمذی، کتاب الایمان، باب وصف جبریل للنبی ﷺ الایمان والاسلام، الرقم:۲۶۱۰ واللفظ للترمذی۔

مانع زکوٰۃ واجب القتل ہے

﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ﴾ [1]

''پس مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کر دو اور ان کو قید کر لو اور گھیر لو اور ان کی تاک میں ہر گھات پر بیٹھو پھر اگر وہ کفر و شرک سے توبہ کر لیں اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہیں چھوڑ دو۔''

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے (کفار و مشرکین) کو قتل کا حکم فرمایا ہے ہاں اگر وہ توبہ کر کے نماز و زکوٰۃ کے پابند ہو جائیں تو انہیں چھوڑ دیا جائے اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو انہیں قتل کر دیا جائے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَآئَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)) [2]

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب انہوں نے ایسا کر لیا تو ان کے جان و اموال محفوظ ہو گئے۔'' (وگرنہ نہیں)

فائدہ: اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ توحید و رسالت کا اقرار کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اس کا معنی یہ ہوا کہ اگر وہ یہ کام نہ کریں یعنی نماز نہ پڑھیں زکوٰۃ ادا نہ کریں تو ان سے قتال کیا جائے گا۔

[1] ۹/ التوبة:۵۔ [2] صحيح مسلم، كتاب الايمان ، باب الامر بقتال الناس حتىٰ يقولوا لا الا اله الا الله، الرقم:۱۲۹۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے (جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا) اور عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا آپ ان لوگوں سے کیسے لڑائی کریں گے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑوں جب تک وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ کر لیں اور جنہوں نے اس کلمہ توحید ورسالت کا اقرار کر لیا انہوں نے مجھ سے اپنا مال اور جان محفوظ کر لیے سوائے اسلام کے حق کے اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔'' ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَاللّٰهِ! لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الزَّكَاةِ وَالصَّلٰوةِ.

اللہ کی قسم میں ہر اس شخص سے ضرور بالضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا۔ بلاشبہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم اگر انہوں نے مجھ سے زکوٰۃ کی ایک رسی بھی روکی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے تو میں اس کے روکنے پر ان سے ضرور جنگ کروں گا عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اللہ کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ جنگ کے لیے کھول دیا ہے تو مجھے معلوم ہو گیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا موقف حق ہے۔ یعنی زکوٰۃ نہ دینے والوں سے قتال۔ [1]

نسائی کے اندر یہ حدیث اس طرح ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جب یہ کہا '' کیف تقاتل العرب؟'' آپ ان عربوں سے کیسے قتال کریں گے؟ تو امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اس کا رسول ہوں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔'' [2]

فائدہ: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ زکوٰۃ نہ دینے والوں سے قتال میں اپنی مرضی

[1] (صحیح) ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء امرت ان اقاتل الناس، الرقم:۲۶۰۷؛ صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، ج:۱ ص:۱۸۸؛ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بقتال الناس حتیٰ یقولوا: لا الہ الا اللہ، الرقم:۱۲۴؛ نسائی، کتاب الزکاۃ، باب مانع الزکاۃ، الرقم:۲۴۴۳۔ [2] (صحیح) نسائی الرقم:۳۰۹۴۔

اور اپنی رائے سے نہیں کر رہا بلکہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر عمل کر کے کر رہا ہوں۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا لعنتی ہے

علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ)). [1]

''سود کھانے کھلانے، اور سود لکھنے والے ان سب لوگوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی۔ نیز زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے پر بھی لعنت فرمائی ہے۔''

زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے قحط سالی میں مبتلا ہونا

بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ اِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللّٰهُ بِالسِّنِيْنَ)). [2]

''زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے لوگوں کو اللہ قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔''

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا جہنمی ہے

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَانِعُ الزَّكَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِى النَّارِ)). [3]

''زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن آگ میں ہوگا۔''

زکوٰۃ نہ دینے والے کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل اختیار کر کے اس کو کاٹے گا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا

---

[1] (صحیح) نسائی الرقم:۵۱۰۳۔ [2] (صحیح) الترغیب، الرقم:۱۱۱۰۔
[3] (صحیح) الترغیب، الرقم:۱۱۰۷۔

اَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِ مَتَيْهِ يَعْنِيْ بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾)). [1]

”جسے اللہ نے مال و دولت سے نوازا لیکن اس نے اس کی زکوٰۃ نہ دی تو وہ دولت قیامت کے دن اس کے لیے گنجے سانپ کی شکل میں بنادی جائے گی جس کی آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے (یہ دونوں نشانیاں سخت زہریلے سانپ کی ہیں) وہ سانپ اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا پھر وہ سانپ اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کھینچے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں یہ فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وہ لوگ جو اللہ کے فضل و کرم سے حاصل کردہ مال میں بخل کرتے ہیں یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں بہتر ہے (نہیں) بلکہ یہ ان کے حق میں (انجام کے لحاظ سے) بدتر ہے یہ مال جس میں وہ بخل کرتے ہیں (اور اس کی زکوٰۃ بھی نہیں نکالتے) قیامت کے دن ان کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ اَصَابِعَهُ)). [2]

”تم میں سے ہر شخص کا جمع کردہ مال (جس سے زکوٰۃ نہ نکالی گئی ہو) قیامت کے دن زہریلے گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا سرمایہ دار اس سے بھاگے گا اور وہ اس کا پیچھا کرے گا یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کو لقمہ بنائے گا۔“

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب اثم مانع الزكاة، الرقم: ١٤٠٣۔ [2] (حسن) واخرجه الحاكم، الرقم: ١٤٧٥ و احمد، الرقم: ١٠٧٩٩؛ وابن خزيمة، الرقم: ٢٢٥٤۔

مستدرک حاکم، الرقم: ۱۴۷۶ میں صحیح سند کے ساتھ آتا ہے:

((فَلَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ حَتَّى يُلْقِمَهُ يَدَهُ فَيَقْضِمُهَا ثُمَّ يُلْقِمَهُ سَائِرَ جَسَدِهِ)).

”آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ سانپ اس کے ہاتھ کو لقمہ بنا کر چبا ڈالے گا اسی طرح پھر اس کے سارے جسم کو لقمہ بنا کر چباڈالے گا۔“

زکوٰۃ نہ دینے والے کے لیے دردناک عذاب

ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِمْ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُوْضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهٖ وَيُوْضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهٖ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهٖ يَتَزَلْزَلُ)). [1]

”جو لوگ مال جمع کرتے ہیں ان کو خوشخبری سنا کہ ایک پتھر دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر وہ اس (جو مال جمع کرتے ہیں اور زکوٰۃ نہیں دیتے) کی چھاتی پر رکھ دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ان کے کندھے کی اوپر والی ہڈی سے پار ہو جائے گا اور ان کے کندھے کی اوپر والی ہڈی پر رکھا جائے گا یہاں تک کہ وہ چھاتی سے پار ہو جائے گا۔“

احنف بن قیس فرماتے ہیں کہ میں قریش کے چند لوگوں میں بیٹھا تھا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو بشارت دو ایسے داغ کی جو ان کی پیٹھ پر لگائے جائیں گے اور ان کے پہلوؤں سے آر پار ہو جائیں گے۔ ان کی گدیوں میں لگائے جائیں گے تو ان کی پیشانیوں سے پار ہو جائیں گے پھر ابوذر رضی اللہ عنہ ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے تو میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں چنانچہ میں ان کی طرف گیا اور عرض کیا یہ کیا تھا جو میں نے ابھی ابھی سنا۔ ابوذر نے کہا: میں نے وہی کہا

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب ما ادّی زکوٰتہ فلیس بکنز، الرقم: ۱۴۰۷۔

ہے جو میں نے ان (مسلمانوں) کے نبی ﷺ سے سنا ہے۔ [1]

﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ۝﴾ [2]

''اور جو لوگ سونا چاندی بطور خزانہ جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے جس دن کہ ان کی دولت کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کے ماتھے، ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا) یہ ہے تمہاری دولت جسے تم نے جوڑ کر رکھا تھا پس تم اپنی دولت اندوزی کا آج مزہ چکھو۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ......)) الی آخرہ. [3]

''جس شخص کے پاس بھی سونا چاندی ہے اور وہ زکوٰۃ نہیں ادا کرتا تو قیامت کے دن سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان سے اس کے پہلو پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا جب یہ (تختیاں) ٹھنڈی ہو جائیں گی تو پھر گرم کی جائیں گی قیامت کے اس دن میں اس طرح ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ انسانوں کے فیصلے ہو جائیں۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف یا جہنم کی

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکنازین للاموال والتغلیظ علیھم، الرقم: ۲۳۰۷۔

[2] ۹/ التوبہ: ۳۴، ۳۵۔

[3] صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ، الرقم: ۲۲۹۰۔

طرف دیکھ لے گا آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا اے اللہ کے رسول! اونٹوں کا معاملہ کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اونٹوں والا ان سے ان کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا اور ان کا ایک حق پانی والے دن ان کا دودھ دوہنا (اور مستحقین کو پلانا) بھی ہے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اونٹوں کے مالک کو چہرے کے بل چٹیل میدان میں لٹا دیا جائے گا اونٹ پہلے سے زیادہ موٹے تازے ہوں گے ان میں سے کوئی بچہ بھی غائب نہیں ہوگا چنانچہ اونٹ اپنے مالک کو اپنے پاؤں سے روندیں گے اور اپنے منہ سے کاٹیں گے جب بھی اس پر سے تمام اونٹ گزر چکیں گے تو پھر نئے سرے سے گزرنا شروع ہو جائیں گے اس سے یہ سلوک سارا دن ہوتا رہے گا جس کا عرصہ پچاس ہزار سال کے برابر ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا اور ہر شخص اپنے مقام کا ملاحظہ کر لے گا کہ وہ جنت میں ہے یا دوزخ میں ہے۔ دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! گائے اور بکریوں کا کیسا (حکم) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: گائے اور بکریوں کا جو مالک بھی ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کو ان کے لیے چٹیل وسیع میدان میں (منہ کے بل) گرایا جائے گا۔ جانوروں میں کوئی جانور غائب نہیں ہوگا ان میں خم دار سینگوں والا، بلا سینگوں والا، اور ٹوٹے ہوئے سینگوں والا جانور کوئی نہ ہوگا۔ جانور اس کو سینگ ماریں گے اور کھروں کے ساتھ اسے پامال کریں گے جب بھی اس پر پہلا دستہ گزر جائے گا تو اس پر آخری دستہ (اس روز تسلسل کے ساتھ) گزرتا رہے گا۔ جس کی مدت پچاس (۵۰) ہزار سال ہے یہاں تک کہ انسانوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا تو ہر شخص اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا جنت میں ہے یا دوزخ میں ہے۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول! گھوڑوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں کسی شخص کے لیے گھوڑے

وبال ہوں گے جب کہ بعض لوگوں کے لیے پردہ ہوں گے اور بعض کے لیے (باعث) ثواب ہوں گے اس شخص کے لیے وبال ہیں جس نے ان کو ریاو فخر اور مسلمانوں کی عداوت کے لیے باندھا ہوا ہے۔ اور اس شخص کے لیے پردہ ہوں گے۔ جس نے ان کو فی سبیل اللہ رکھا ہوا ہے نیز ان کی پیٹھ اور ان کی گردنوں میں جو حقوق ہیں ان کی ادائیگی میں غفلت نہیں کرتا اور اس شخص کے لیے باعث اجر و ثواب ہیں جس نے ان کو اہل اسلام کے لیے فی سبیل اللہ چراگاہ اور باغیچے میں رکھا ہوا ہے وہ وہاں سے جو کچھ بھی چرتے ہیں تو ان کے مالک کے لیے اس کے برابر نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور ان کے گوبر اور پیشاب کے برابر نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور وہ اپنی رسی کو توڑ کر جب کسی ایک ٹیلے یا دو ٹیلوں پر قوت کے ساتھ چلتے ہیں تو ان کے قدموں کے نشانات اور ان کا گوبر نیکیوں کی شکل میں تحریر ہوتا ہے اور جب بھی ان کا مالک ان کو لے کر کسی نہر کے پاس سے گزرتا ہے اور وہ نہر سے پانی پیتے ہیں حالانکہ مالک کا ارادہ ان کو پانی پلانے کا نہیں تو جس قدر انہوں نے پانی نوش کیا ہے اس کے برابر نیکیاں ثبت ہوتی ہیں (پھر آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: اے اللہ کے رسول!) گدھوں کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: گدھوں کے بارے میں مجھ پر ایک جامع آیت کے سوا اور کچھ نازل نہیں ہوا (وہ یہ ہے) جس شخص نے ذرہ بھر نیک عمل کیا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس شخص نے ذرہ بھر برا عمل کیا وہ اس کو دیکھ لے گا۔"

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

حج
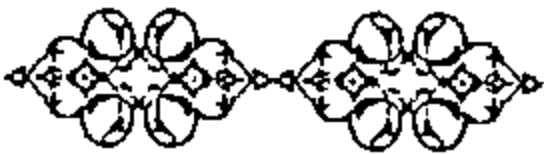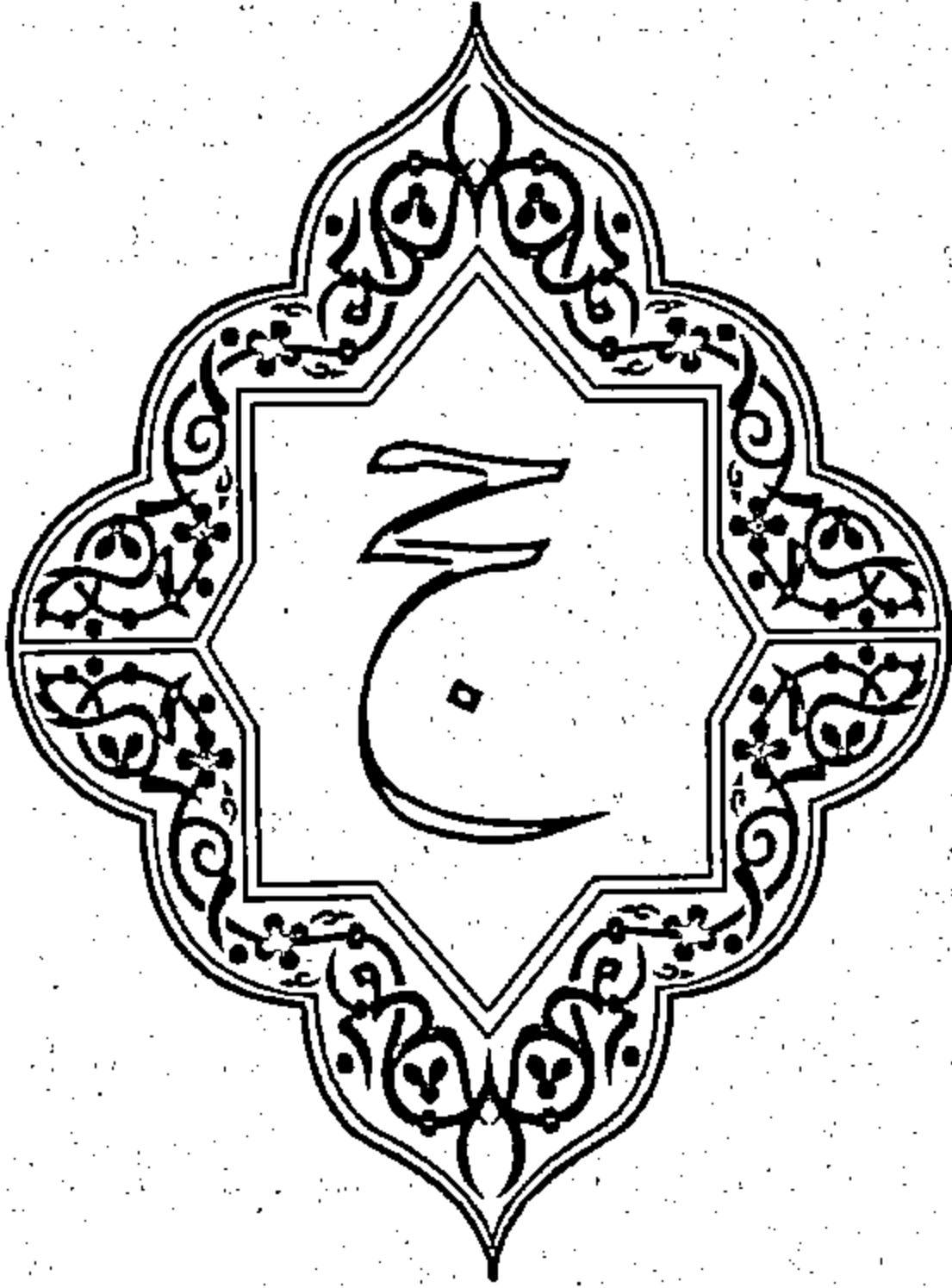
بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج کی فرضیت

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ [1]

”لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس گھر کا حج کرے۔“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا)). [2]

”کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے لہٰذا حج کرو۔“

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَاَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ: أَفِيْ كُلِّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ)). [3]

”اے لوگو! بلاشبہ اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے (آپ کے اس ارشاد کے بعد) اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر

---

[1] ۳/ آل عمران:۹۷۔ [2] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرة، الرقم: ۳۲۵۷۔ [3] (صحیح) احمد، الرقم:۲۶٤۲ واللفظ له؛ ابن ماجه، کتاب المناسك، باب فرض الحج، الرقم:۲۸۸۵؛ ابوداود، کتاب المناسك، الرقم:۱۷۲۱؛ نسائی، کتاب مناسك الحج، باب وجوب الحج، الرقم:۲۶۱۹؛ ابن خزیمة جزء:٤، ص:۱۲۹، باب ذکر بیان فرض الحج، کتاب المناسك، دارمی۔

میں اثبات میں جواب دے دیتا تو (ہر سال) حج فرض ہو جاتا اور بالفرض اگر فرض ہو جاتا تم اس پر عمل نہ کر سکتے اور نہ اس کی استطاعت رکھتے حج (زندگی میں) ایک بار فرض ہے (ایک بار سے) زیادہ حج کرے (اس کا وہ حج) نفل ہے۔"

عمرہ کی فرضیت

جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کی تعریف دریافت کی تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا:

((اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَعْتَمِرَ..........)) الى آخره۔ [1]

"اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں نماز قائم کرو زکوۃ ادا کرو اور بیت اللہ کا حج کرو اور عمرہ کرو جنابت کا غسل کرو۔ وضو مکمل کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔"

﴿وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ [2]

"اور حج اور عمرہ کو پورا کرو اللہ کے لیے۔"

استطاعت رکھنے کے باوجود حج نہ کرنے والا کافر ہے

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ﴾ [3]

"اور لوگوں کے ذمہ ہے کہ جو استطاعت رکھے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے بیت اللہ کا حج کرے اور جس نے کفر کیا (یعنی استطاعت رکھنے کے باوجود حج نہ کیا) پس اللہ تعالیٰ جہان والوں سے لاپرواہ ہے۔"

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے استطاعت رکھنے کے باوجود حج نہ کرنے کو کفر کہا ہے۔

﴿وَمَنْ كَفَرَ﴾

[1] ابن خزيمة، كتاب الوضوء، الرقم۔ [2] ٢/ البقرة:١٩٦۔ [3] ٣/ آل عمران:٩٧۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) ❶

''اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں۔ (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز کا قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ کا ادا کرنا۔ (۴) حج کرنا۔ (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر قائم ہے اگر یہ پانچ چیزیں ہیں تو اسلام ہے اگر نہیں تو اسلام بھی نہیں۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَبْعَثَ رِجَالًا اِلٰی هٰذِهِ الْاَمْصَارِ فَیَنْظُرُوْا کُلَّ مَنْ کَانَ لَهٗ جِدَةٌ وَلَمْ یَحُجَّ لِیَضْرِبُوْا عَلَیْهِمُ الْجِزْیَةَ مَاهُمْ بِمُسْلِمِیْنَ مَا هُمْ بِمُسْلِمِیْنَ. ❷

''میں نے ارادہ کیا کچھ آدمیوں کو شہروں میں بھیجوں وہ تحقیق کریں کہ جن لوگوں کو حج کی طاقت ہے اور انہوں نے حج نہیں کیا ان پر جزیہ مقرر کریں ایسے لوگ (یعنی استطاعت رکھنے کے باوجود حج نہ کرنے والے مسلمان نہیں ہیں ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔''

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں:

لِیَمُتْ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا یَقُوْلُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ❸

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب دعائکم ایمانکم، الرقم:۸ واللفظ له؛ مسلم کتاب الایمان، الرقم:۱۱۳۔ ❷ رواه سعید فی سننه والبیهقی؛ابن کثیر، والله اعلم بحال اسناده۔ ❸ بیهقی؛ ابن کثیر والله اعلم بحال اسناده۔

”استطاعت رکھنے کے باوجود جس نے حج نہیں کیا اور وہ مر گیا تو چاہے وہ یہودی مرے یا عیسائی۔“

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

مَنْ قَدَرَ عَلَى الْحَجِّ فَتَرَكَهُ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا. [1]

”جو حج کی قدرت رکھے اور اسے چھوڑ دے تو چاہے وہ یہودی مرے یا عیسائی۔“

فائدہ: ان دو آثار سے معلوم ہوا کہ استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والا مسلمان نہیں۔

استطاعت میسر آنے کے بعد حج کرنے میں تاخیر کرنی چاہیے یا فی الفور حج کرنا چاہیے

مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ فَإِنَّهُ يَمْرَضُ الْمَرِيضُ وَتَضِلُّ الضَّالَّةُ وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ [2]

ابن عباس یا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

”جو شخص حج کا ارادہ کرے اسے جلدی کرنا چاہیے کیونکہ کبھی آدمی بیمار ہو جاتا ہے سواری کا بندوبست نہیں ہو سکتا یا کوئی اور رکاوٹ پیش آ جاتی ہے۔“

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَعَجَّلُوا إِلَى الْحَجِّ يَعْنِي الْفَرِيضَةَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَعْرِضُ لَهُ)). [3]

”فرض حج کو جلدی ادا کرو تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اسے کیا (عذر) پیش آنے والا ہے۔“

---

[1] رواه سعيد في سننه والله اعلم بحال اسناده۔ [2] (حسن) ابن ماجة، كتاب المناسك، باب الخروج الى الحج، الرقم:۲۸۸۳۔ [3] مسند احمد الرقم:۲۸۶۹، في اسناده اسماعيل بن خليفة وهو ضعيف و معنى الحديث صحيح ان شاء الله۔

روزہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

روزے کی فرضیت

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَیۡكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ﴾ 1

''اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔''

﴿فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ﴾ 2

''جو شخص اس مہینے حاضر و مقیم ہو پس وہ اس مہینے کے روزے رکھے۔''

روزہ نہ رکھنے والا کافر ہے اس کا خون بہانا حلال ہے

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عُرَى الۡاِسۡلَامِ وَقَوَاعِدُ الدِّیۡنِ ثَلَاثَةٌ عَلَیۡهِنَّ اُسِّسَ الۡاِسۡلَامُ مَنۡ تَرَكَ وَاحِدَةً مِّنۡهُنَّ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ: شَهَادَةُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلٰوةُ الۡمَكۡتُوۡبَةُ وَصَوۡمُ رَمَضَانَ)) 3

''اسلام کی رسی اور دین کے ستون تین ہیں جس نے ان میں سے ایک چیز کو بھی چھوڑ دیا پس وہ کافر ہے اس کا خون بہانا حلال ہے (یعنی قتل کرنا لیکن یہ کام شرعی امیر کا ہے) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اور فرض نماز اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بُنِیَ الۡاِسۡلَامُ عَلٰی خَمۡسٍ شَهَادَةِ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا

---

1 ۲/ البقرۃ:۱۸۳۔ 2 ۲/ البقرۃ:۱۸۵۔

3 مسند ابی یعلی بحوالہ الترغیب، ح:۸۰۵، جزا اول، ص:۴۳۵ تقدم تحقیق ھذا الحدیث۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) [1]

''اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں۔(۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔(۲) نماز کا قائم کرنا۔(۳) زکوۃ کا ادا کرنا۔(۴) حج کرنا۔(۵) رمضان کے روزے رکھنا۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر قائم ہے اگر یہ پانچ چیزیں ہیں تو اسلام ہے اگر نہیں تو اسلام بھی نہیں۔

جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے اسلام کی تعریف دریافت کی تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا:

((شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ)) [2]

''اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں نماز کا قائم کرنا۔ زکوۃ ادا کرنا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

فائدہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے پانچ چیزوں کو اسلام کہا ہے اگر یہ پانچ چیزیں ہیں تو اسلام ہے اگر نہیں تو اسلام بھی نہیں۔

رمضان المبارک کے روزے نہ رکھنے والے کے لیے دردناک عذاب

ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَاَخَذَا بِضَبْعَيَّ فَاَتَيَابِيْ جَبَلًا وَّعْرًا فَقَالَا: اصْعَدْ فَقُلْتُ: اِنِّيْ لَا اُطِيْقُهٗ فَقَالَا: اِنَّا سَنُسَهِّلُهٗ لَكَ فَصَعِدْتُّ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِيْ سَوَاءِ الْجَبَلِ اِذَا بِاَصْوَاتٍ شَدِيْدَةٍ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب دعائکم ایمانکم، الرقم:۸؛ مسلم، کتاب الایمان، الرقم:۱۱۳۔۱۱۴۔ [2] ترمذی، کتاب الا یمان، باب وصف جبریل للنبی ﷺ الایمان والاسلام، الرقم:۲۶۱۰؛ مسلم، کتاب الایمان، الرقم:۱۱۳۔۱۱۴۔

قُلْتُ: مَاهٰذِهِ الْاَصْوَاتُ قَالُوْا: هٰذَا عَوَاءُ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيْبِهِمْ مُشَقَّقَةٍ اَشْدَاقُهُمْ تَسِيْلُ اَشْدَاقُهُمْ دَماً قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ)) [1]

''میں سویا ہوا تھا اور میرے پاس دو آدمی آئے انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لائے اور دونوں نے کہا: اس پہاڑ پر چڑھیں میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا انہوں نے کہا: ہم آپ کے لیے سہولت پیدا کر دیں گے پس میں چڑھ گیا حتیٰ کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا جہاں میں نے شدید چیخ و پکار کی آوازیں سنیں میں نے پوچھا یہ آوازیں کیسی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے جہاں کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے دیکھے جن کے منہ کو چیرا دیا گیا ہے جس سے خون بہہ رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کر لیا کرتے تھے۔''

هذا ما عندی والله اعلم بالصواب.

العبد الفقير الی الله

جاوید اقبال سیالکوٹی

مدرس جامعہ علوم الاسلامیہ سیالکوٹ

[1] (صحیح)ابن خزیمة، کتاب الصیام، باب ذکر تعلیق المفطر ین قبل وقت الافطار بعراقیبهم۔